اَلْبَابُ الثَّالِثُ:

مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه

﴿حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

١۔ فَصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِهِ رضي الله عنه

﴿حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا بیان﴾

١٠٩/ ١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَعِزَّ الإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْکَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. قَالَ: وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو ابوجہل یا عمر بن خطاب دونوں میں سے اپنے ایک پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں میں اللہ کو محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے (جن کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اور آپ مشرف بہ اسلام ہوئے)۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١٠/ ٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ:

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عمر، ٥/ ٦١٧، الرقم: ٣٦٨١، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٩٥، الرقم: ٥٦٩٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٠٥، الرقم: ٦٨٨١، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ٥٧٤، الرقم: ٦١٢٩، و البزار في المسند، ٦/ ٥٧، الرقم: ٢١١٩، و عبد بن حميد في المسند، ١/ ٢٤٥، الرقم: ٧٥٩.

الحديث رقم ٢: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ١/ ٣٨، الرقم: ١٠٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٠٧، الرقم: ←

يَا مُحَمَّدُ، لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے محمد ﷺ! تحقیق اہل آسمان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر خوشی منائی ہے (اور مبارکبادیں دی ہیں)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١١١ / ٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ رضي الله عنه قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: الْيَوْمَ قَدِ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا آج کے دن ہماری قوم دو حصوں میں بٹ گئی ہے (اور آدھی رہ گئی ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١١٢ / ٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

.......٦٨٨٣، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٩٠، الرقم: ٤٤٩١، والطبراني فى المعجم الكبير، ١١ / ٨٠، الرقم: ١١١٠٩، و الهيثمي في موارد الظمآن، ١ / ٥٣٥، الرقم: ٢١٨٢۔

الحديث رقم٣: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٩١، الرقم:٤٤٩٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١١ / ٢٥٥، الرقم:١١٦٥٩، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١ / ٢٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٦٢۔

الحديث رقم٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٩١، الرقم: ٤٤٩٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢ / ٢٠، الرقم: ١٠٩٦، وفى المعجم الكبير، ١٢ / ٣٠٥، الرقم: ١٣١٩١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٦٥۔

ضَرَبَ صَدْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِيَدِهِ حِيْنَ أَسْلَمَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، أَخْرِجْ مَا فِي صَدْرِهِ مِنْ غِلٍّ وَ أَبْدِلْهُ إِيْمَانًا. يَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلاثًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَ الْأَوْسَطِ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مُسْتَقِيْمُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سینے پر تین دفعہ اپنا دست اقدس مارا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے تھے۔ اے اللہ! عمر کے سینے میں جو غل (سابقہ عداوت کا اثر) ہے اس کو نکال دے اور اس کی جگہ ایمان ڈال دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے ’’مستدرک‘‘ میں اور طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ اور ’’المعجم الأوسط‘‘ میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۱۳ / ۵. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ لَفَتْحًا، وَ إِمَارَتُهُ لَرَحْمَةً وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ بِالْبَيْتِ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَسْلَمَ قَابَلَهُمْ حَتَّى دَعُوْنَا فَصَلَّيْنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام (ہمارے لئے) ایک فتح تھی اور ان کی امارت ایک رحمت تھی، خدا کی قسم ہم بیت اللہ میں نماز پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ پس جب وہ اسلام لائے تو آپ نے مشرکینِ مکہ کا سامنا کیا یہاں تک کہ انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا تب ہم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/ ١٦٥، الرقم: ٨٨٢٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٦٢.

٢۔ فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت عمر ﷺ کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

١١٤ / ٦۔ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَ مَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْئَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ ﷺ فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْئٍ فَرَحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ، وَ أَرْجُو أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَ إِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ وہ صحابی عرض گزار ہوا: میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، و مسلم في الصحيح، کتاب: البر والصلة والأدب، باب: المرء مع من أحب، ٤ / ٢٠٣٢، الرقم: ٢٦٣٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٢٢٧، الرقم: ١٣٣٩٥، و أبو يعلی فی المسند، ٦ / ١٨٠، الرقم: ٣٤٦٥، و عبد بن حميد في المسند، ١ / ٣٩٧، الرقم: ١٣٣٩، و المنذری في الترغيب و الترهيب، ٤ / ١٤، ١٥، الرقم: ٤٥٩٤۔

رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں آخرت میں اسی کی معیت اور سنگت نصیب ہوگی جس سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی خبر نے اتنا خوش نہیں کیا جتنا حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان نے کیا کہ ''تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور ابوبکر و عمر سے بھی لہٰذا امیدوار ہوں کہ ان کی محبت کے باعث ان حضرات کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١١٥ / ٧۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيْرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُثْنُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، قَالَ: فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ. فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، مِنْكَ. وَايْمُ اللهِ، إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَ ذَاكَ، أَنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ جِئْتُ أَنَا وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو، أَوْ لَأَظُنُّ، أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

الحديث رقم٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٤٨، الرقم: ٣٤٨٢، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٥٨، الرقم: ٢٣٨٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١١٢، الرقم: ٨٩٨، و الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٧١، الرقم: ٤٤٢٧۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا جنازہ تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہوگئے، وہ ان کے حق میں دعا کرتے، تحسین آمیز کلمات کہتے اور جنازہ اٹھائے جانے سے بھی پہلے ان پر صلوۃ (یعنی دعا) پڑھ رہے تھے، میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، اچانک ایک شخص نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، میں نے گھبرا کر مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا (اے عمر!) آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے کیے ہوئے اعمال کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند ہو بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا درجہ آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ کردے گا ، کیونکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہ کثرت یہ سنتا تھا، ’’میں اور ابوبکر و عمر آئے، میں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر و عمر نکلے‘‘ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو (اسی طرح) آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ رکھے گا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١١٦ / ٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٥١، الرقم: ٣٤٩١، و في كتاب: الإستئذان، باب: المصافحة، ٥ / ٢٣١١، الرقم: ٥٩٠٩، و ابن حبان فی الصحيح، ١٦ / ٣٥٥، الرقم: ٧٣٥٦، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ١٣٢، الرقم:١٣٨٢۔

۱۱۷/ ۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَمَا إِنَّکَ إِنْ قُلْتَ ذَاکَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے فرمایا: اے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین انسان! یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ اگر تم نے یہ کہا ہے تو میں نے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی آدمی پر ابھی تک سورج طلوع نہیں ہوا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۱۸/ ۱۰۔ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِی الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيْ أَخِي: أَشْرِکْنَا فِي دُعَائِکَ وَلَا تَنْسَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں

الحديث رقم ۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ۵/ ۶۱۸، الرقم: ۳۶۸۴، و الحاکم فی المستدرك، ۳: ۹۶، الرقم: ۴۵۰۸۔

الحديث رقم ۱۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات، باب: فی دعاء النبي ﷺ، ۵/ ۵۵۹، الرقم: ۳۵۶۲۔ و إبن ماجة فی السنن، کتاب: المناسك، باب: فضل دعاء الحاج، ۲/ ۹۶۶، الرقم: ۲۸۹۴، و البيهقی فی شعب الإيمان، ۶/ ۵۰۲، الرقم: ۹۰۵۹۔

www.MinhajBooks.com

میں شریک رکھنا اور ہمیں نہیں بھولنا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١٩/ ١١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَی عَلَی عُمَرَ قَمِيْصًا أَبْيَضَ فَقَالَ ثَوْبُکَ هَذَا غَسِيْلٌ أَمْ جَدِيْدٌ؟ قَالَ: لَا. بَلْ غَسِيْلٌ: قَالَ: الْبَسْ جَدِيْدًا، وَعِشْ حَمِيْدًا، وَمُتْ شَهِيْدًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید قمیص زیب تن کئے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا: (اے عمر) تمہارا یہ قمیص نیا ہے یا پرانا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ پرانا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ کرے) تم ہمیشہ نیا لباس پہنو اور پرسکون زندگی بسر کرو اور تمہیں شہادت کی موت نصیب ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٢٠/ ١٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: کُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه فَقَالَ: وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ کُلِّ شَيْئٍ إِلَّا نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ

الحديث رقم ١١: أخرجه أبن ماجة فی السنن، کتاب: اللباس، باب: ما يقول الرجل إذا لبس ثوبًا جديداً، ٢/ ١١٧٨، الرقم: ٣٥٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٨٨، الرقم: ٥٦٢٠، والطبرانی فی المعجم الکبير، ١٢/ ٢٨٣، الرقم: ١٣١٢٧، و أبو يعلی في المسند، ٩/ ٤٠٢، الرقم: ٥٥٤٥۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٣٦، و الحاکم في المستدرک، ٣/ ٥١٦، الرقم: ٥٩٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ١٠٢، الرقم: ٣١٧، و البزار في المسند، ٨/ ٣٨٤، الرقم: ٣٤٥٩۔

أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ قَالَ: فَأَنْتَ الآنَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الآنَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں سوائے میری جان کے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی جان سے بڑھ کر محبوب نہیں ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب آپ مجھے میری جان سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہو گیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٣۔ فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ

﴿فرمان رسول ﷺ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾

١٢١ / ١٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَکُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُوْنُوْا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدَّث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدَّث ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام فرماتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان جیسا میری امت کے اندر کوئی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم١٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ٣ / ١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٦، وفي كتاب: الأنبياء، باب: أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم، ٣ / ١٢٧٩، الرقم: ٢٣٨٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٥٨٣، الرقم: ١٢٦١.

١٢٢ / ١٤۔ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ، فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيرُ مُحَدَّثُوْنَ مُلْهَمُوْنَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ تم سے پہلی امتوں میں محدَّثون ہوتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی محدَّث ان میں سے ہے تو وہ عمر بن الخطاب ہے، ابن وہب نے کہا محدَّث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٢٣ / ١٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ مَضَى رِجَالٌ يَتَحَدَّثُوْنَ نُبُوَّةً. فَإِنْ يَّكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ مِّنْهُمْ فَعُمَرُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سابقہ امتوں میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے تھے جو نبوت کی سی باتیں کرتے تھے اور اگر میری امت میں ایسا کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم١٤: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٦٤، الرقم: ٢٣٩٨، و الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب، ٥ / ٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٣، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٣١٧، الرقم: ٦٨٩٤، و الحاكم فی المستدرك، ٣ / ٩٢، الرقم: ٤٤٩٩، و النسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٣٩، الرقم: ٨١١٩۔

الحديث رقم١٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٤، الرقم: ٣١٩٧٢۔

٤۔ فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ

﴿فرمانِ رسول ﷺ: بے شک شیطان عمر کے سائے سے بھی بھاگتا ہے﴾

١٢٤/ ١٦۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ عِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَ يَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ. فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ. فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَدَخَلَ عُمَرُ وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضْحَکُ فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَکَ اللهُ سِنَّکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي! فَلَمَّا سَمِعْنَ

الحديث رقم ١٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/ ١٣٤٧، الرقم: ٣٤٨٠، و في كتاب: بدء الخلق، باب: صفة إبليس و جنوده، ٣/ ١١٩٩، الرقم: ٣١٢٠، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/ ١٨٦٣، الرقم: ٢٣٩٦، و النسائی فی السنن الكبری، ٥/ ٤١، الرقم: ٨١٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٧١، الرقم: ١٤٧٢، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/ ٣٣٢، الرقم: ٨٧٨٣، و أبويعلی في المسند، ٢/ ١٣٢، الرقم: ٨١٠۔

صَوْتَکَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ: أَتَهَبْنَنِي وَ لَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! فَقُلْنَ: نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: إِيْهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَکَ الشَّيْطَانُ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اس وقت آپ ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں خوب اونچی آواز سے گفتگو کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ مسکرانے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے دندانِ مبارک کو تبسم ریز رکھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور حضور نبی اکرم ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ عورتوں نے جواب دیا: ہاں! آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے مقابلہ میں سخت گیر اور سخت دل ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢٥/ ١٧۔ عَنْ بُرِيْدَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّکَ اللهُ سَالِماً أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْکَ بِالدُّفِّ وَ أَتَغَنَّى، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَ إِلَّا فَلاَ. فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْکَ يَا عُمَرُ، إِنِّي كُنْتُ جَالِساً وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَ هِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ، أَلْقَتِ الدُّفَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجا لو ورنہ نہیں۔ اس نے دف بجانا شروع کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے وہ بجاتی رہی پھر

الحديث رقم١٧: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ٥/ ٦٢٠، الرقم: ٣٦٩٠، و الحکيم الترمذي في نوادر الأصول في أحاديث الرسول، ١/ ٢٣٠، و العسقلاني في فتح الباري، ١١/ ٥٨٨۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر بھی وہ دف بجاتی رہی۔ لیکن اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو وہ دف کو نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے کیونکہ میں موجود تھا اور یہ دف بجا رہی تھی پھر ابوبکر، علی اور عثمان (یکے بعد دیگرے) آئے۔ تب بھی یہ بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے دف بجانا بند کر دیا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٦/ ١٨۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَ صَوْتَ صِبْيَانٍ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَإِذَا حَبْشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، تَعَالِي فَانْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ لِي: أَمَا شَبِعْتِ، أَمَا شَبِعْتِ. قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ، إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ: فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا. قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِيْنِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ. قَالَتْ: فَرَجَعْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم١٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب عمر، ٥/ ٦٢١، الرقم: ٣٦٩١، و النسائى فى السنن الكبرى، ٥/ ٣٠٩، الرقم: ٨٩٥٧، و العسقلاني في فتح الباري، ٢/ ٤٤٤، و إبراهيم حسيني في البيان و التعريف، ١/ ٢٨٢، و المناوي في فيض القدير، ٣/ ١٢۔

تشریف فرما تھے اتنے میں ہم نے شور وغل اور بچوں کی آواز سنی۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ آؤ دیکھو! میں گئی اور ٹھوڑی حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک کندھے پر رکھ کر آپ ﷺ کے کندھے اور سر کے درمیان سے دیکھنے لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ ﷺ کے نزدیک میری کیا قدر و منزلت ہے؟ لہٰذا میں نے عرض کیا: ''نہیں'' اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہیں دیکھتے ہی سب لوگ بھاگ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ شیاطین جن و انس عمر کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے، پھر میں لوٹ آئی۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۷ / ۱۹۔ عَنْ سُدَيْسَةَ مَوْلَاةِ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمْ يَلْقَ عُمَرَ مُنْذُ أَسْلَمَ إِلَّا خَرَّ لِوَجْهِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت سدیسہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ ہیں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جب سے عمر نے اسلام قبول کیا ہے شیطان ان کے سامنے سے گزرتا ہے تو اپنا سر جھکا لیتا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہیں۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ۱۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۴ / ۳۰۵، الرقم: ۷۷۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۲ / ۳۸۰، الرقم: ۳۶۹۳، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۷۰، و المناوي في فيض القدير، ۲ / ۳۵۲.

٥۔ فَصْلٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ بِالْجَنَّةِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینے کا بیان﴾

١٢٨ / ٢٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَبَكَى عُمَرُ وَ قَالَ: أَ عَلَيْکَ أَغَارُ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں پایا وہاں میں نے ایک محل کے کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ جواب ملا عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی۔ اس لئے میں الٹے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت کر سکتا ہوں؟‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٤٦، الرقم: ٣٤٧٧، و في کتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في صفة الجنة، ٣ / ١١٨٥، الرقم: ٣٠٧٠، و في کتاب: النکاح، باب: الغيرة، ٥ / ٢٠٠٤، الرقم: ٤٩٢٩، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٦٣، الرقم: ٢٣٩٥، و النسائي في السنن الکبری، ٥ / ٤١، الرقم: ٨١٢٩، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٣١١، الرقم: ٦٨٨٨۔

١٢٩ / ٢١۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيْهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَکَرْتُ غَيْرَتَکَ فَبَکَی عُمَرُ وَ قَالَ: أَيْ رَسُوْلَ اللهِ، أَوَ عَلَيْکَ يُغَارُ؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا میں نے وہاں ایک گھر یا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ حاضرین نے کہا یہ عمر بن الخطاب کا محل ہے میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا پھر مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ پر بھی غیرت کی جا سکتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٣٠ / ٢٢۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُوْبَکْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ ...... الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد الرحمن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید

الحديث رقم ٢١: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٦٢، الرقم: ٢٣٩٤۔

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب عبدالرحمن بن عوف، ٥ / ٦٤٨، الرقم: ٣٧٤٨، و النسائي في السنن الکبری، ٥ / ٥٦، الرقم: ٨١٩٥، و في فضائل الصحابة، ١ / ٢٨، الرقم: ٩٢، والحاکم في المستدرک، ٣ / ٤٩٨، الرقم: ٥٨٥٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٠، الرقم: ٣١٩٤٦۔

بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں اسے یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں: ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں اور، علی جنتی ہیں، ...... آگے طویل حدیث ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۳۱ / ۲۳۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ: أَنَّهُ قَالَ: اشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ. قِيْلَ وَكَيْفَ ذَلِکَ؟ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم بِحِرَاءَ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ. قِيْلَ وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ، وَ عَلِيٌّ، وَ طَلْحَةُ، وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدٌ، وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نو آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گناہ گار نہ ہوں گا۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ کوہ حراء پر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حراء ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون تھے؟ فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم پوچھا گیا دسواں کون تھا؟ فرمایا: میں تھا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور امام نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم ۲۳: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضي الله عنه: ٥ / ٦٥١، الرقم: ٣٧٥٧، والنسائى في السنن الكبرى، ٥ / ٥٥، الرقم: ٨١٩٠، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ٥٠٩، الرقم: ٥٨٩٨.

١٣٢ / ٢٤۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ، وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ، فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حق تعالیٰ سب سے پہلے جس شخص سے مصافحہ فرمائے گا وہ عمر ہے اور سب سے پہلے جس شخص پر سلام بھیجے گا اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل فرمائے گا وہ عمر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٣٣ / ٢٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ: مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ عَادَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ تَصَدَّقَ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: وَجَبَتْ، وَجَبَتْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا: آج کس نے جنازہ پڑھا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ١ / ٣٩، الرقم: ١٠٤، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ٩٠، الرقم: ٤٤٨٩، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ٣٦٩، الرقم: ٥٥٨٤، و الديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٢٥، الرقم: ٣٦۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١١٨، الرقم: ١٢٢٠٢ و ابن أبي شيبة في المصنف، ٢ / ٤٤٤، الرقم: ١٠٨٤٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣ / ١٦٣۔

آپ ﷺ نے فرمایا: آج کس نے کسی مریض کی تیمارداری کی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: آج کس نے صدقہ کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج کون روزے سے رہا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (عمر کے لئے جنت) واجب ہو گئی، واجب ہو گئی۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣٤ / ٢٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمر بن خطاب اہل جنت کا چراغ ہے۔'' اس حدیث کو امام ابو نعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أبو نعيم فى حلية الأولياء، ٦ / ٣٣٣، والديلمى فى مسند الفردوس، ٣ / ٥٥، الرقم: ٤١٤٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٧٤.

٦۔ فَصْلٌ فِيْمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ رضي الله عنه لِلْوَحْيِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نزولِ وحی الٰہی کا بیان

۱۳۵ / ۲۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّي جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعْطِنِي قَمِيْصَکَ أُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم قَمِيْصَهُ فَقَالَ: آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رضي الله عنه فَقَالَ: أَلَيْسَ

الحديث رقم۲۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الكفن في القميص الذي يكف أولا يكف، ۱ / ٤۲۷، الرقم: ۱۲۱۰، وفي كتاب تفسير القرآن، باب: قوله: استغفرلهم أولا تستغفرلهم إن تستغفرلهم سبعين مرة، ٤ / ۱۷۱۵، الرقم: ٤۳۹۳، ٤۳۹٥، وفي كتاب: اللباس ، باب: لبس القميص، ٥ / ۲۱۸٤، الرقم: ٥٤٦۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر رضي الله عنه، ٤ / ۱۸٦٥، الرقم: ۲٤۰۰، وفي كتاب: صفات المنافقين و أحكامهم، ٤ / ۲۱٤۱، الرقم: ۲۷۷٤، و الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة التوبة، ٥ / ۲۷۹، الرقم: ۳۰۹۸، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: القميص في الكفن، ٤ / ۳٦، الرقم: ۱۹۰۰، وابن ماجة في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في الصلاة على أهل القبلة، ۱ / ٤۸۷، الرقم: ۱٥۲۳۔ ۱٥۲٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۱٦، الرقم: ۹٥، وابن حبان في الصحيح، ۷ / ٤٤۷، الرقم: ۳۱۷٥۔

اللهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ﴾، [التوبة، ٩: ٨٠]، فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَاتَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾ [التوبة، ٩: ٨٤]. و في رواية زاد: قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن اُبی فوت ہوگیا تو اس کا بیٹا حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں کہ اس کا میں اپنے باپ کو کفن پہنا سکوں اور اس پر نمازِ جنازہ بھی پڑھیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی قمیص عطا فرما دی اور فرمایا کہ مجھے اطلاع کر دینا تاکہ میں اس پر نمازِ جنازہ پڑھوں سو آپ ﷺ کو اطلاع دے دی گئی۔ جب آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اُن کے لئے دعائے مغفرت کریں یا نہ کریں اگر آپ ستر مرتبہ اُن کے لئے دعائے مغفرت کریں تب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا'' سو پس آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ''اُن مین سے کسی پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ ہی کسی کی قبر پر کھڑے ہونا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

١٣٦ / ٢٨۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ:

الحديث رقم ٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في القبلة ١ / ١٥٧، الرقم: ٣٩٣، و في كتاب: التفسير، باب: و قوله: و اتخذوا من مقام إبراهيم مصلى، ٤ / ١٦٢٩، الرقم: ٤٢١٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣١٩، الرقم: ٦٨٩٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ←

فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ وَآيَةُ الْحِجَابِ، قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ، لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَکَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَإِنَّهُ يُکَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَکُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْکُنَّ﴾ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! کاش! ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنائیں تو حکم نازل ہوا۔ ﴿اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ﴾ اور پردے کی آیت، میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ ان سے نیک اور بد ہر قسم کے لوگ کلام کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے رشک کے باعث آپ ﷺ پر دباؤ ڈالا تو میں نے ان سے کہا۔ ’’اگر وہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں اور بیویاں عطا فرما دے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں۔‘‘ تو یہی آیت نازل ہوئی۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٣٧ / ٢٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ، وَ فِي الْحِجَابِ، وَ فِي أَسَارَى بَدْرٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

.... ١ / ٢٣، الرقم: ١٥٧، و سعيد بن منصور في السنن، ٢ / ٦٠٧، الرقم: ٢١٥.

الحديث رقم٢٩: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٦٥، الرقم: ٢٣٩٩، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦ / ٩٢، ٩٣، الرقم: ٥٨٩٦، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٥٨٦، الرقم: ١٢٧٦.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین امور میں میری موافقت فرمائی: مقام ابراہیم میں (وجوبِ) حجاب میں اور بدر کے قیدیوں میں (تین کا ذکر شہرت کے اعتبار سے ہے ورنہ ان آیات کی تعداد زیادہ ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٣٨ / ٣٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ جَعَلَ الْحَقَّ (و في رواية: وَضَعَ الْحَقَّ) عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ: وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ أَوْقَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ، (شَكَّ خَارِجَةُ) إِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وأَبُو دَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور لوگوں نے اس میں بات کی

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب ﷺ، ٥ / ٦١٧، الرقم: ٣٦٨٢، وأبو داود فی السنن، كتاب: الخراج والإمارة والفيء، باب: فی تدوين العطاء، ٣ / ١٣٨، الرقم: ٢٩٦١، ٢٩٦٢، وابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فی فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١ / ٤٠، الرقم: ١٠٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٥٣، الرقم: ٥١٤٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٣١٢، الرقم: ٦٨٨٩، والحاكم فی المستدرك، ٣ / ٩٣، الرقم: ٤٥٠١، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٦ / ٢٩٥، الرقم: ١٢٥٠٣.

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس مسئلہ پر کچھ کہا تو قرآن حکیم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق نازل ہوا۔‘‘ اسے امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٣٩ / ٣١۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلٍ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّهُ قَالَ: اللَّهُمَّ، بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ [البقرة، ٢: ٢١٩]، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الَّتِي فِي النِّسَاءِ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَ اَنْتُمْ سُكَارَى﴾ [النساء، ٤: ٤٣]، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ﴾ [المائدة، ٥: ٩١]، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ: انْتَهَيْنَا

الحديث رقم ٣١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة المائدة، ٥ / ٢٥٣، الرقم: ٣٠٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الأشربة، باب: في تحريم الخمر، ٣ / ٣٢٥، الرقم: ٣٦٧٠، والنسائي في السنن، كتاب: الأشربة، باب: تحريم الخمر، ٨ / ٢٨٦، الرقم: ٥٥٤٠، وفي السنن الكبرى، ٣ / ٢٠٢، الرقم: ٥٠٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٥٣، الرقم: ٣٧٨، والحاكم في المستدرك، ٢ / ٣٠٥، الرقم: ٣١٠١، ٤ / ١٥٩، الرقم: ٧٢٢٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢ / ١٢٥، الرقم: ١٤٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨ / ٢٨٥.

انْتَهَيْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهٰذَا أَصَحُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عمرو بن شرجیل ابو میسرہ، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لئے شافی و کافی حکم نازل فرما، تو وہ آیت اتری جو سورۂ بقرہ میں ہے: ’’آپ سے شراب اور جوئے کی نسبت سوال کرتے ہیں۔‘‘ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور اس آیت کی تلاوت کی گئی، انہوں نے پھر کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لئے شافی و کافی حکم نازل فرما، تو وہ آیت اتری جو سورۂ النساء میں ہے: ’’اے ایمان والو! تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔‘‘ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت پڑھی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے شافی و کافی حکم نازل فرما، پھر وہ آیت نازل ہوئی جو سورۂ مائدہ میں ہے: ’’شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ کیا تم (ان شر انگیز باتوں سے) باز آؤ گے؟‘‘ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت تلاوت کی گئی تو وہ کہنے لگے (اے اللہ!) ہم باز آگئے ہم باز آگئے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۴۰ / ۳۲. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة: قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ قَدْ أَصَابَ مِنَ النِّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ مِنْ حُرَّةٍ بَعْدَ مَا نَامَ وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِکَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ط﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ﴾، [البقرة، ۲:۱۸۷].

الحديث رقم۳۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۲۴۶، الرقم: ۲۲۱۷۷، والحاكم في المستدرك، ۲/ ۳۰۱، الرقم: ۳۰۸۵، وابن كثير ←

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سو کر اٹھنے کے بعد اپنی بیویوں، لونڈی یا آزاد عورت میں سے کسی کے ساتھ شب باسی کی اور پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر یہ بیان بھی کر دیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ’’تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ کے اس قول تک ’’پھر روزہ رات (کی آمد) تک پورا کرو۔‘‘ اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٤١ / ٣٣. عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَا كَانَ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا فِي أُمَّتِهِ مُعَلِّمٌ أَوْ مُعَلِّمَانِ وَ إِنْ يَّكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. إِنَّ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس کی امت میں ایک یا دو معلم (لوگوں کو احکام شریعت سکھانے والے) نہ ہوں اور اگر ان میں سے میری امت میں کوئی ہو تو وہ عمر بن خطاب

في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٢١٥، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٢/ ١٤١.

الحديث رقم ٣٣: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٨٣، الرقم: ١٢٦٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ٦٦، الرقم: ٩١٣٧، وابن سعد في الطبقات، ٢/ ٣٣٥، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٤/ ٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٦٧.

ہے۔ بے شک حق عمر کی زبان اور دل پر بولتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

۱۴۲ / ۳۴۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ إِذَا رَأَى الرَّأْيَ نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی رائے دیتے تو اس کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴۳ / ۳۵۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَلِيٍّ قَوْلُ عُمَرَ قَدْ أُلْقِيَ فِي رَوْعِي أَنَّكُمْ إِذَا لَقِيْتُمُ الْعُدُوَّ هَزَمْتُمُوْهُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ وَ أَنَّ فِي الْقُرْآنِ لَرَأْيًا مِنْ رَأْيِ عُمَرَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَ السُّيُوطِيُّ.

’’امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ’’البتہ میرے دل میں یہ القاء کیا گیا ہے کہ جب تمہارا سامنا تمہارے دشمن سے ہوگا تو تم اسے شکست دے دوگے۔‘‘ بیان کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس چیز کو محال نہیں سمجھتے تھے کہ بے شک حضرت سکینہ عمر کی زبان سے بولتا ہے اور بے شک قرآن میں ضرور بالضرور حضرت عمر کی آراء میں سے بعض ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر اور امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم۳۴: أخرجه ابن أبي‌شبية في المصنف، ٦/ ٣٥٤، الرقم: ٣١٩٨٠۔

الحديث رقم۳۵: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٤/٩٥، والسيوطي في تاريخ الخلفاء، ١/ ١٢٢۔

١٤٤ / ٣٦۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ ﷺ وَافَقْتُ رَبِّي فِي أَرْبَعٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِيْنٍ﴾، [المؤمنون، ٢٣: ١٢]، قُلْتُ أَنَا: فَتَبَارَکَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ. فَنَزَلَتْ: ﴿فَتَبَارَکَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ﴾، [المؤمنون، ٢٣: ١٤].

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَ الْقُرْطَبِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا: چار چیزوں میں میرے رب نے میری موافقت میں آیات اتاریں (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب یہ آیت مبارکہ ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِيْنٍ﴾ ’’اور تحقیق ہم نے انسان کی تخلیق (کی ابتداء) مٹی (کے کیمیائی اجزاء) کے خلاصہ سے فرمائی‘‘ نازل ہوئی تو میں نے کہا: پس اللہ تعالیٰ برکت والا ہے جو سب سے بہتر خلقت کرنے والا ہے تو یہ اس کی موافقت میں یہ آیت نازل ہوئی: ’’پھر (اس) اللہ نے (اسے) بڑھا (کر محکم وجود بنا) دیا جو سب سے بہتر پیدا فرمانے والا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابو حاتم، قرطبی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ بھی انہی کے ہیں۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢ / ١١٢، ١٤ / ٢٢٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣ / ٢٤٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٦ / ٩٤، وقال: أخرجه الطيالسي، وابن أبي حاتم وابن مردوية و ابن عساكر، وفي الإتقان، ١ / ١٠١، وفي لباب النقول، ١ / ١٥١، وفي تاريخ الخلفاء، ١ / ١٢٣، وأبو السعود في إرشاد العقل السليم، ٦ / ١٢٧.

٧۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ رضي الله عنه

﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

١٤٥ / ٣٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ. فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا. وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ. ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ، حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں سے ڈول کے ذریعے پانی نکال رہا ہوں جس پر چرخی لگی ہوئی ہے، پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن انہیں کچھ مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ (مراد، ان کے دورِ خلافت کی مشکلات ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ نے مرتدین، منکرین زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنوں کو کچلنے میں اٹھائیں۔ آپکا پورا اڑھائی سالہ دور انہی مشکلات سے نبرد آزمائی میں گزرا) ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول ایک بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا اور

الحديث رقم ٣٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٤٧، الرقم: ٣٤٧٩، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٦٢، الرقم: ٢٣٩٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٣٩، الرقم: ٤٩٧٢، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ١٧٧، ٣٥٣، الرقم: ٣٠٤٨٥، ٣١٩٦٩، و أبويعلی في المسند، ٩ / ٣٨٧، الرقم: ٥٥١٤۔

میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگ خود بھی سیراب ہوئے اور جانوروں کو بھی سیراب کرکے ان کے ٹھکانوں پر لے گئے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤٦ / ٣٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ. فَقَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دورانِ خواب میں نے اتنا دودھ پیا کہ جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد علم (نبوت کا حصہ) ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

١٤٧ / ٣٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٣٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٤٦، الرقم: ٣٤٧٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٥٩، الرقم: ٢٣٩١، والدارمي في السنن، كتاب: الرؤيا، باب: في القمص و البئر واللبن، ٢ / ١٧١، الرقم: ٢١٥٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ١٧٩، الرقم: ٣٠٤٩٢.

الحديث رقم ٣٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: تفاضيل أهل الإيمان فی الأعمال، ١ / ١٧، الرقم: ٢٣، و في كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر، ٣ / ١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٨، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ــــ

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَ وَ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِکَ. وَ عُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا: مَاذَا أَوَّلْتَ ذَالِکَ؟ يَارَسُولَ اللهِ، قَالَ: الدِّيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دوران خواب میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کئے جا رہے ہیں اس حال میں کہ انہوں نے قمیص پہنی ہوئی ہیں بعض کی قمیص سینے تک تھیں اور بعض لوگوں کی اس سے بھی کم، اور میرے سامنے عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا۔ ان پر ایک ایسی قمیص تھی جسے وہ گھسیٹ رہے تھے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی تعبیر دین ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۴۸ / ۴۰۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي: عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ

------ ٤/ ١٨٥٩، الرقم: ٢٣٩٠، و الترمذی فی السنن، کتاب: الرویاء عن رسول الله A، باب: فی رؤیا النبی A، ٤/ ٥٣٩، الرقم: ٢٢٨٥، و النسائی فی السنن، کتاب: الإیمان و شرائعه، باب: زیادة الإیمان، ٨/ ١١٣، الرقم: ٥٠٤، و الدارمي في السنن، کتاب: الرؤیاء، باب: في القمص و البئر، ٢/ ١٧٠، الرقم: ٢١٥١.

الحديث رقم ٤٠: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/ ١٣٤٨، الرقم: ٣٤٨٤، و ابن سعد في الطبقات الکبری، ٣/ ٢٩٢.

اللهِ ﷺ مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَ أَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حالات پوچھے تو میں نے انہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسا نیک اور سخی نہیں دیکھا گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہوگئی تھیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٤٩ / ٤١۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي أَنْزِعُ أَرْضًا، وَرَدَتْ عَلَيَّ غَنَمٌ سُوْدٌ، وَ غَنَمٌ عُفْرٌ، فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ. وَفِيْهِمَا ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُلَهُ. ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا. فَمَلَأَ الْحَوْضَ وَ أَرْوَى الْوَارِدَةَ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًا أَحْسَنَ نَزْعًا مِنْ عُمَرَ. فَأَوَّلْتُ أَنَّ السُّوْدَ الْعَرَبُ، وَأَنَّ الْعُفْرَ الْعَجَمُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا گویا میں ایک زمین سے جس میں مجھ پر کالی اور سرخی مائل سفید بکریاں وارد ہوئیں پانی کے ڈول نکال رہا ہوں پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کو ڈول نکالنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے پھر عمر آئے۔ پس انہوں نے بھی ڈول نکالے تو وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑے ڈول میں تبدیل

الحديث رقم ٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٤٥٥، الرقم: ٢٣٨٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/ ١٨٠.

ہو گیا۔ پھر آپ نے حوض بھر دیا اور وادر ہونے والی بکریوں کو سیراب کر دیا اور میں نے کسی کو عمر سے بڑھ کر ڈول نکالنے والا نہیں دیکھا اور میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ سیاہ بکریوں سے مراد عرب اور سرخی مائل سفید بکریوں سے مراد عجم ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۵۰ / ۴۲۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلَى عُمَرَ وَ هُوَ مُسَجًّى فَقَالَ: صَلَّى اللهُ عَلَيْکَ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمَا فِي صَحِيْفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجًّى.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چادر میں لپٹے ہوئے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے پھر فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی میرے نزدیک اس چادر میں لپٹے ہوئے سے زیادہ محبوب نہیں ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے صحیفہ (یعنی قرآن) میں ہے وہ اسے اس کے منشاء کے مطابق نازل فرماتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۵۱ / ۴۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم أَنَّ اللهَ عزوجل بَاهَى مَلَائِکَتَهُ بِعَبِيْدِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ عَامَّةً وَ بَاهَى بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

الحديث رقم ۴۲: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ۳ / ۱۰۰، الرقم: ۴۵۲۳، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۶ / ۳۵۹، الرقم: ۳۲۰۱۸.

الحديث رقم۴۳: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲ / ۶۱، الرقم: ۱۲۵۱، وابن أبي عاصم في السنة، ۲ / ۵۸۶، الرقم:۱۲۷۳، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۹ / ۷۰.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ عرفہ کی رات کو فرشتوں کے سامنے اپنے تمام بندوں پر فخر کرتا ہے اور خاص طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فخر کرتا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۵۲ / ۴۴۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَبْعُدُ أَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم یہ خیال کیا کرتے تھے کہ آسمانی سکونِ قلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے ٹپکتا تھا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی، امام ابن ابی شیبہ اور امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۵۳ / ۴۵۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا عَمَّارُ، أَتَانِي جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ حَدِّثْنِي بِفَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْحَدَّثْتُکَ بِفَضَائِلِ عُمَرَ مِثْلَ مَا

الحديث رقم٤٤: أخرجه الطبراني فی المعجم الكبير، ٩/ ١٦٧، الرقم: ٨٨٢٧، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥٤، الرقم: ٣١٩٧٤، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/ ١٧١، الرقم: ٥٥٠، و أبونعيم في حلية الأولياء، ١/ ٤٢، و ابن راشد في الجامع، ١١/ ٢٢٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٤٤٤، الرقم: ٧١١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/ ٦٧.

الحديث رقم٤٥: أخرجه أبويعلى فی المسند، ٣/ ١٧٩، الرقم: ١٦٠٣، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢/ ١٥٨، الرقم: ١٥٧٠، و الرويانی فی المسند، ٢/ ٣٦٧، الرقم: ١٣٤٢، والديلمی فی مسند الفردوس، ٥/ ٣٨٣، الرقم: ٨٤٩٩.

لَبِثَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا مَا نَفِدَتْ فَضَائِلُ عُمَرَ، وَ إِنَّ عُمَرَ لَحَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ. رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمار! ابھی میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے تھے اور میں نے ان سے پوچھا، اے جبرائیل مجھے آسمان والوں میں عمر کے فضائل کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں آپ کو اتنی مدت تک حضرت عمر کے فضائل بیان کرتا رہوں جتنی مدت حضرت نوح علیہ السلام زمین پر رہے یعنی نو سو پچاس برس، تب بھی عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ختم نہیں ہوں گے اور بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابویعلی اور طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۱٥٤ / ٤٦۔ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَخِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ لِلْعَبَّاسِ مِيْزَابٌ عَلَى طَرِيْقِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَلَبِسَ عُمَرُ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. وَقَدْ كَانَ ذُبِحَ لِلْعَبَّاسِ فَرْخَانِ. فَلَمَّا وَافَى الْمِيْزَابَ صُبَّ مَاءٌ بِدَمِ الْفَرْخَيْنِ فَأَصَابَ عُمَرَ. وَفِيْهِ دَمُ الْفَرْخَيْنِ. فَأَمَرَ عُمَرُ بِقَلْعِهِ، ثُمَّ رَجَعَ عُمَرُ فَطَرَحَ ثِيَابَهُ، وَلَبِسَ ثِيَابًا غَيْرَ ثِيَابِهِ ثُمَّ، جَاءَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: وَاللهِ، إِنَّهُ لَلْمَوْضِعُ الَّذِي وَضَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ عُمَرُ لِلْعَبَّاسِ وَأَنَا أَعْزِمُ عَلَيْكَ لَمَّا صَعِدْتَ عَلَى ظَهْرِي، حَتَّى تَضَعَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَفَعَلَ ذَلِكَ الْعَبَّاسُ رضي الله عنه. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم٤٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٢١٠، الرقم: ١٧٩٠، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٨ / ٣٩١، الرقم: ٤٨٢.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بھائی حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا ایک پرنالہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے راستے کی طرف تھا ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز اپنے کپڑے پہنے اور اسی دن حضرت عباس کے لیے دو چوزے ذبح کئے گئے تھے پس جب پرنالہ سے چوزوں کے خون سے ملا ہوا پانی بہنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پانی گرا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پرنالے کو وہاں سے اکھاڑنے کا حکم دے دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے اور اپنا وہ لباس اتارا اور نیا لباس پہنا پھر آ کر لوگوں کی امامت کروائی۔ بعد میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے عمر! اللہ کی قسم! بے شک یہ اس جگہ پر نصب ہے جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو رکھا تھا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اور میں اس وقت تک آپ سے تاکید کرتا رہوں گا جب تک آپ میری پیٹھ پر سوار ہو کر اس پرنالے کو اسی جگہ پر دوبارہ نہیں لگا لیتے جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو لگایا تھا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۵۵ / ۴۷۔ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَی عَلِيٍّ فَقَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، کِتَابُکَ بِيَدِکَ، وَ شِفَاعَتُکَ بِلِسَانِکَ، أَخْرَجَنَا عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَارْدُدْنَا إِلَيْهَا فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: وَيْحَکُمْ إِنَّ عُمَرَ کَانَ رَشِيْدَ الْأَمْرِ وَلَا أُغَيِّرُ صَنْعَةَ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل نجران حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! آپ کا نامہ اعمال آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ کی شفاعت آپ کی زبان میں ہے ہمیں عمر نے ہماری زمین سے نکال دیا ہے آپ ہمیں

الحديث رقم۴۷: أخرجه ابن أبی شيبة في المصنف، ۶ / ۳۵۷، الرقم: ۳۲۰۰۴، و الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۶ / ۱۸۵، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱ / ۳۶۶۔

ہماری زمین کی طرف لوٹا دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تمہارا برا ہو بے شک عمر بالکل درست کام انجام دینے والے تھے اور میں ان کا کیا ہوا فیصلہ تبدیل نہیں کروں گا۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥٦ / ٤٨۔ عَنْ أَبِي السَّفْرِ قَالَ: رُئِيَ عَلَى عَلِيٍّ بُرْدٌ كَانَ يُكْثِرُ لِبْسَهُ قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّکَ لَتُكْثِرُ لِبْسَ هَذَا الْبُرْدِ، فَقَالَ: إِنَّهُ كَسَانِيْهِ خَلِيْلِي وَصَفِيِّي وَصَدِيْقِي وَخَاصِي عُمَرُ إِنَّ عُمَرَ نَاصِحُ اللهِ فَنَصَحَهُ اللهُ ثُمَّ بَكَی. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابوسفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک چادر دیکھی گئی جو آپ رضی اللہ عنہ اکثر پہنتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ کثرت سے یہ چادر (کیوں) پہنتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ مجھے میرے نہایت پیارے اور خاص دوست عمر نے پہنائی تھی۔ بے شک عمر اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے خالص بھلائی چاہی پھر آپ رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥٧ / ٤٩۔ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّ هَـلًا بِعُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو جلدی سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام نامی پکارا کرو۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٨: أخرجه ابن أبی شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٦، الرقم: ٣١٩٩٧۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه ابن أبي شبية في المصنف، ٦ / ٣٥٤، الرقم: ٣١٩٧٥۔

١٥٨ / ٥٠۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ كَانَ لِلإِسْلَامِ حِصْنًا حَصِينًا، يَدْخُلُ فِيْهِ الإِسْلَامُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ. فَالإِسْلَامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت زید بن وہب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے جس میں اسلام محفوظ تھا اور اس سے باہر نہیں نکلتا تھا پس جب آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو اسلام اس قلعہ سے باہر نکل گیا یعنی غیر محفوظ ہو گیا اور اس کے بعد اس میں داخل نہیں ہوا (یعنی اس کے بعد فتنوں کے حملوں سے امت محفوظ نہ رہی)۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥٩ / ٥١۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَا رَأَيْتُ عُمَرَ إِلَّا وَكَانَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكٌ يُسَدِّدُهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کبھی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کو سیدھی راہ دکھاتا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٦٠ / ٥٢۔ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَعْلَمَ بِاللهِ وَلَا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ، وَأَفْقَهَ فِي دِيْنِ اللهِ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

الحديث رقم ٥٠: أخرجه ابن أبي‌شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٤، الرقم: ٣١٩٧٧۔

الحديث رقم ٥١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٤، الرقم: ٣١٩٨٣۔

الحديث رقم ٥٢: أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٣٥٥، الرقم: ٣١٩٨٧، ٣٠١٣٠۔

’’حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی عالم باللہ نہیں دیکھا اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی کتاب اللہ کا قاری دیکھا ہے اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی اللہ کے دین کا فقیہ دیکھا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٦١/ ٥٣۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ عِلْمَ عُمَرَ وُضِعَ فِي كِفَّةِ الْمِيْزَانِ وَوُضِعَ عِلْمُ أَهْلِ الْأَرْضِ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَ عِلْمُهُ بِعِلْمِهِمْ. قَالَ وَكِيْعٌ: قَالَ الْأَعْمَشُ: فَأَنْكَرْتُ ذٰلِکَ فَأَتَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَنْكَرْتُ مِنْ ذٰلِکَ؟ فَوَاللهِ، لَقَدْ قَالَ عَبْدُ اللهِ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ: إِنِّي لَأَحْسِبُ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الْعِلْمِ ذَهَبَ يَوْمَ ذَهَبَ عُمَرُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام اہل زمین کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ان کے علم پر بھاری ہوگا۔ امام وکیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امام اعمش نے فرمایا: میں نے اس چیز کا انکار کیا پس میں ابراہیم سے ملا اور ان کے سامنے یہ چیز بیان کی تو انہوں نے کہا میں اس کا انکار نہیں کرتا۔ پس خدا کی قسم! ابن مسعود نے اس سے بھی بڑھ کر کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ علم کے دس حصوں میں سے نو حصے اس دن چلے گئے جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے وصال فرما گئے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم٥٣: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ٩/ ١٦٣، الرقم: ٨٨٠٩، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/ ٣٣٦، وابن عبدالبر فى التمهيد، ٣/ ١٩٨، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ٦٩۔

١٦٢ / ٥٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَقِيَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْجِنِّ فَصَارَعَهُ، فَصَرَعَهُ الإِنْسِيُّ فَقَالَ لَهُ الإِنْسِيُّ: إِنِّي لَأَرَاکَ ضَئِيْلًا شَخِيْتًا كَأَنَّ ذُرَيْعَتَيْکَ ذُرَيْعَتَي كَلْبٍ فَكَذَلِکَ أَنْتُم مَعْشَرُ الْجِنِّ أَمْ أَنْتَ مِنْ بَيْنِهِمْ كَذَلِکَ فَقَالَ: لَا وَاللهِ إِنِّي مِنْهُمْ لَضَلِيْعٌ، وَلَكِنْ عَاوِدْنِي الثَّانِيَّةَ، فَإِنْ صَرَعْتَنِي عَلَّمْتُکَ شَيْئًا يَنْفَعُکَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَقرَأُ ﴿اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّکَ لَا تَقْرَؤُهَا فِي بَيْتٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ لَهُ خَبَجٌ كَخَبَجِ الْحِمَارِ لَا يَدْخُلُهُ حَتَّى تُصْبِحَ.

وزاد الطبراني: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَنْ ذَاکَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَعَبَسَ عَبْدُ اللهِ، وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ وَقَالَ: مَنْ يَكُوْنُ هُوَ إِلَّا عُمَرُ رضی الله عنه.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی ایک جن کو ملا اور اس کے ساتھ کشتی کی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی نے اس جن کو پچھاڑ دیا پھر اسے کہا کہ تم نہایت کمزور اور دبلے پتلے

الحديث رقم ٥٤: أخرجه الدارمی فی السنن، کتاب: فضائل القرآن، باب: فضل أول سورة البقرة و آية الكرسي، ٢ / ٥٤٠، الرقم: ٣٣٨١، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٩ / ١٦٦، الرقم: ٨٨٢٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٧١.

ہو اور تمہارے ہاتھ کتے کے ہاتھ کی طرح کمزور ہیں۔ کیا گروہِ جنات اسی طرح کا ہوتا ہے؟ یا تم ان میں سے اس طرح ہو؟ تو وہ جن کہنے لگا: نہیں خدا کی قسم! میں ان سب میں سے ایک موٹا تازہ جن ہوں لیکن تم میرے ساتھ دوبارہ کشتی کرو۔ پس اگر تم نے مجھے دوبارہ پچھاڑ دیا تو میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں گا جو تمہیں نفع دے گی انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ (انہوں نے اسے دوبارہ پچھاڑ دیا) تو جن نے کہا کیا تم ''الله لا إله إلا هو الحي القيوم'' پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ جن نے کہا: یہ جس گھر میں بھی پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان گدھے کی طرح ڈر کر بھاگتا ہے اور وہ اس گھر میں اس وقت تک داخل نہیں ہوتا جب تک صبح نہ ہو جائے۔

امام طبرانی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے ابوعبد الرحمن! اصحاب محمد ﷺ میں سے وہ آدمی کون سا تھا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلے تھوڑا تردد کیا لیکن پھر فرمایا: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے؟'' اس حدیث کو امام دارمی اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱٦۳/ ٥٥۔ عَنْ قُدَامَةَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَدْرَکَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَ هُوَ عَلَی رَاحِلَتِهِ وَ عُثْمَانُ عَلَی رَاحِلَتِهِ عَلَی ثَنِيَّةِ الْأَثَايَةِ مِنَ الْعَرَجِ، فَضَغَطَتْ رَاحِلَتُهُ رَاحِلَةَ عُثْمَانَ وَ قَدْ مَضَتْ رَاحِلَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَمَامَ الرَّکْبِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ: أَوْجَعْتَنِي يَا غَلْقَ الْفِتْنَةِ، فَلَمَّا اسْتَهَلَّتِ الرَّوَاحِلُ دَنَا مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَغْفِرُ اللهُ أَبَا السَّائِبِ مَا هَذَا الإِسْمُ الَّذِي سَمَّيْتَنِيهِ؟ فَقَالَ: لَا وَاللهِ:

الحديث رقم٥٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۹/ ۳۸، الرقم: ۸۳۲۱، و العسقلاني في فتح الباري، ٦/ ٦۰٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۷۲۔

مَا أَنَا الَّذِي سَمَّيْتُكَهُ سَمَّاكَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هَذَا هُوَأَمَامَ الرَّكْبِ يَقْدِمُ الْقَوْمَ مَرَرْتَ بِنَا يَوْماً وَ نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ هَذَا غَلْقُ الْفِتْنَةِ. وَ أَشَارَ بِيَدِهِ لَا يَزَالُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الْفِتْنَةِ بَابٌ شَدِيْدُ الْغَلْقِ مَا عَاشَ هَذَا بَيْنَ ظَهْرَانِيْكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی سواری پر سوار تھے اور عرج کے علاقہ میں مقام اثایہ کی وادی میں چل رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سواری نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سواری کو دھکا دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری قافلہ کے آگے چل رہی تھی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے فتنوں کو روکنے والے تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔ جب سواریاں رکیں تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قریب گئے اور کہا اے ابو سائب! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے یہ کون سا نام ہے جو تو نے مجھے دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایسا نہیں خدا کی قسم! میں وہ نہیں ہوں جس نے تمہیں یہ نام دیا ہے بلکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں یہ نام دیا ہے جو کہ آج اس لشکر کی قیادت فرما رہے ہیں۔ ایک دن آپ ہمارے پاس سے گزرے۔ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص یعنی عمر (دین اور امت کے خلاف اٹھنے والے) فتنوں کو روکنے والا ہے اور آپ ﷺ کی طرف اشارہ بھی کیا اور فرمایا: یہ تمہارے اورفتنوں کے درمیان ایک سختی سے بند کیا ہوا دروازہ ہے جب تک یہ تمہارے درمیان زندہ ہے (فتنہ تمہارے اندر داخل نہیں ہو سکے گا)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦٤ / ٥٦۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّهُ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢ / ٢٦٨، الرقم: ١٩٤٥، و العسقلاني في فتح الباري، ٦ / ٦٠٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٧٣.

فَغمَزَهَا، وَ كَانَ عُمَرُ رَجُلًا شَدِيْدًا فَقَالَ: أَرْسِلْ يَدِي يَا قُفْلَ الْفِتْنَةِ. فَقَالَ عُمَرُ: وَمَا قُفْلُ الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ، وَ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَجَلَسْتُ فِي آخِرِهِمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُصِيْبُكُمْ فِتْنَةٌ مَا دَامَ هٰذَا فِيْكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ملے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت مضبوط آدمی تھے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ''قفل الفتنة'' (فتنوں کو روکنے والے دروازے کا تالا) میرا ہاتھ چھوڑیئے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یہ قفل الفتنة کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دن میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ ﷺ تشریف فرما تھے اور لوگ آپ ﷺ کے ارد گرد جمع تھے۔ پس میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس وقت تک فتنہ نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ (عمر) تم میں موجود ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦٥ / ٥٧۔ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ رَبِيْعَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ الْأَحْبَارِ فَقَالَ: يَا كَعْبُ، كَيْفَ تَجِدُ نَعْتِي؟ قَالَ: أَجِدُ نَعْتَکَ قَرْنًا مِنْ حَدِيْدٍ، قَالَ: وَمَا قَرْنٌ مِنْ حَدِيْدٍ؟ قَالَ: أَمِيْرٌ شَدِيْدٌ، لَا يَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، قَالَ: ثُمَّ مَه؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِکَ خَلِيْفَةٌ تَقْتُلُهُ فِئَةٌ

الحديث رقم٥٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ١/ ٨٤، الرقم: ١٢٠، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ١/ ١٢٦، الرقم: ١٣٣، وأبونعيم فی حلية الأولياء، ٦/ ٢٥، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/ ٦٥.

ظَالِمَةٌ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟، قَالَ: ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَلَاءُ! رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمیر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اوران سے دریافت فرمایا: اے کعب! تم (تورات میں) ہماری تعریف کو کیسے پاتے ہو انہوں نے کہا میں (تورات میں) آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کو لوہے کے ایک سینگ کی طرح پاتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور وہ لوہے کا سینگ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا صائب الرائے امیر، جو اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اس کے بعد کیا ہو گا؟ انہوں نے کہا پھر اس کے بعد ایک ایسا خلیفہ ہو گا جس کو ایک ظالم گروہ قتل کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد کیا ہو گا؟ انہوں نے کہا: پھر اس کے بعد آزمائش ہو گی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۶ / ۵۸۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ لِي جِبْرِيْلُ عليه السلام لِيَبْكِ الإِسْلَامُ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ رضي الله عنه. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ اسلام عمر کی موت پر روئے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ۵۸: أخرجه أبو نعيم فى حلية الأولياء، ۲ / ۱۷۵، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۱ / ۶۷، الرقم: ۶۱، و الديلمى فى مسند الفردوس، ۳ / ۱۸۹، الرقم: ۴۵۲۳، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۹ / ۷۴۔

البَابُ الرَّابِعُ

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه

﴿حضرت عثمان بن عفان رضي الله عنه کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

١۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾

١٦٧ / ١۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا رَأَيْنَاکَ تَرَکْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّهُ کَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا کہ آپ اس پر نماز پڑھیں مگر آپ نے اس پر نماز نہیں پڑھی عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم نے آپ کو کسی کی نمازِ جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ عثمان سے بغض رکھتا تھا تو اللہ نے بھی اس سے بغض رکھا ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٦٨ / ٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَامَ. يَعْنِي يَوْمَ

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب عثمان، ٥ / ٦٣٠، الرقم: ٣٧٠٩، و ابن أبى عاصم في السنة، ٢ / ٥٩٦، الرقم: ١٣١٢۔

الحديث رقم ٢: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: فيمن جاء بعد الغيثمه لاسهم له، ٣ / ٧٤، الرقم: ٢٧٢٦، و الطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٣ / ٢٤٤۔

بَدْرٍ فَقَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِ اللهِ، وَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ، فَضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرُهُ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ بدر والے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک عثمان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کام میں مصروف ہے اور بے شک میں اس کی بیعت کرتا ہوں اور حضور نبی اکرم ﷺ نے مالِ غنیمت میں سے بھی آپ رضی اللہ عنہ کا حصہ مقرر کیا اور آپ کے علاوہ جو کوئی اس دن غائب تھا اس کے لئے حصہ مقرر نہیں کیا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

١٦٩ / ٣۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُدْعُوْا إِلَيَّ بَعْضَ أَصْحَابِي، قُلْتُ: أَبُوْ بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: عُمَرُ قَالَ: لَا قُلْتُ: ابْنُ عَمِّكَ عَلِيٌّ؟ قَالَ: لَا قَالَتْ: قُلْتُ: عُثْمَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: تَنَحَّي فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ وَ حُصِرَ فِيْهَا قُلْنَا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَ إِنِّي صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْيَعْلَى.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے بعض صحابہ کو میرے پاس بلاؤ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو

الحديث رقم ٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٥١، الرقم: ٢٤٢٩٨، و في فضائل الصحابة، ١ / ٤٩٤، الرقم: ٨٠٤، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٠٦، الرقم: ٤٥٤٣، وأبويعلى في المسند، ٨ / ٢٣٤، الرقم: ٤٨٠٥.

بلاؤں؟ آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ پھر میں نے عرض کیا: عمر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں پھر میں نے عرض کیا: آپ کے چچا کے بیٹے علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں پھر میں نے عرض کیا: عثمان کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں پس جب وہ آ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے عائشہ) ذرا پیچھے ہو کر بیٹھ جاؤ پھر آپ ﷺ ان سے سرگوشی فرمانے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ تبدیل ہونے لگا پھر یوم دار (جس دن آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا) آیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس میں محصور ہوگئے ہم نے کہا اے امیر المؤمنین آپ قتال نہیں کریں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے (اس دن کی) وصیت فرمائی تھی اور میں اس وصیت پر صبر کرنے والا ہوں۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

١٧٠ / ٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَتْ عَلَيَّ رُقَيَّةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ وَ فِي يَدِهَا مُشْطٌ فَقَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِي آنِفًا رَجَّلْتُ رَأْسَهُ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِيْنَ أَبَا عَبْدَ اللهِ؟ قُلْتُ خَيْرَ الرِّجَالِ، قَالَ: أَكْرِمِيْهِ فَإِنَّهُ مِنْ أَشْبَهِ أَصْحَابِي بِي خُلُقًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رقیہ بنت رسول ﷺ میرے پاس آئیں اور ان کے ہاتھ میں کنگا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ابھی ابھی میرے پاس سے گئے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کے مبارک گیسو سنوارے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: (اے رقیہ) تم ابو عبداللہ (یعنی عثمان) کو کیسا پاتی ہو؟ میں نے عرض کیا: بہترین انسان۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی عزت بجا لاؤ، بے شک وہ میرے صحابہ میں سے خلق کے اعتبار سے سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور الفاظ طبرانی کے ہیں۔

الحديث رقم٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٧٦، الرقم: ٩٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٥١٠، الرقم: ٨٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٨١.

١٧١/ ٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أُمَّ كَلْثُوْمٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، زَوْجُ فَاطِمَةَ خَيْرٌ مِنْ زَوْجِي؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَلِيًا ثُمَّ قَالَ: زَوْجُکِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، وَ أَزِيْدُکِ لَوْ قَدْ دَخَلْتِ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتِ مَنْزِلَةً، لَمْ تَرَي أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي يَعْلُوْهُ فِي مَنْزِلَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا فاطمہ کا شوہر میرے شوہر سے بہتر ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہے پھر فرمایا: تمہارا خاوند اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور تمہارے لئے میں مزید اضافہ فرماتا ہوں کہ اگر تم جنت میں داخل ہوگی تو ایک ایسا مقام دیکھو گی کہ میرے صحابہ میں سے کسی کو اس مقام پر نہیں پاؤ گی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم٥: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ٢/ ٢١٢، الرقم: ١٧٦٤، و في مسند الشاميين، ١/ ٩٩، الرقم: ١٤٨، والهيثمی في مجمع الزوائد، ٩/ ٨٨۔

٢۔ فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ بِأَنَّهُ أَشَدُّ الْأُمَّةِ حَيَاءً

﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا امت میں سب سے زیادہ حیادار ہونے کا بیان﴾

١٧٢ / ٦۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيْهِ مَاءٌ، قَدِ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، أَوْ رُكْبَتِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاں پانی تھا اور (ٹانگیں پانی میں ہونے کے باعث) آپ ﷺ کے دونوں گھٹنوں سے یا ایک گھٹنے سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے اسے ڈھانپ لیا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٧٣ / ٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَشَدُّ أُمَّتِي حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے سب سے زیادہ حیادار عثمان بن عفان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٦: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ٣ / ١٣٥١، الرقم: ٣٤٩٢، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٢٣٢، الرقم: ٣٠٦٣، و البيهقي في الاعتقاد، ١ / ٣٦٧، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٢ / ٥٢۔

الحديث رقم٧: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ١ / ٥٦، و ابن أبى عاصم في السنة، ٢ / ٥٨٧، الرقم: ١٢٨١۔

١٧٤/ ٨. عَنْ بَدْرِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: وَقَفَ عَلَيْنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ: أَلاَ تَسْتَحْيُوْنَ مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلاَئِكَةُ قُلْنَا: وَ مَاذَاکَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَرَّ بِي عُثْمَانُ وَ عِنْدِي مَلَکٌ مِنَ الْمَلاَئِکَةِ فَقَالَ: شَهِيْدٌ يَقْتُلُهُ قَوْمُهُ. إِنَّا لَنَسْتَحْيِي مِنْهُ. قَالَ بَدْرٌ: فَانْصَرَفْنَا عَنْهُ عِصَابَةً مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت بدر بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یوم الدار کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے پاس کھڑے ہوئے اور کہا: کیا تم اس شخص سے حیاء نہیں کرتے جس سے ملائکہ بھی حیاء کرتے ہیں ہم نے کہا وہ کون ہے؟ راوی نے کہا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں میں سے ایک فرشتہ میرے پاس تھا جب عثمان میرے پاس سے گزرا تو اس نے کہا یہ شخص شہید ہے اس کی قوم اس کو قتل کرے گی اور ہم ملائکہ اس سے حیاء کرتے ہیں بدر (راوی) کہتے ہیں کہ پھر ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے لوگوں کے ایک گروہ کو دور کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم٨: أخرجه الطبرانی في المعجم الکبير، ٥/ ١٥٩، الرقم: ٤٩٣٩، و في مسند الشاميين، ٢/ ٢٥٨، الرقم: ١٢٩٧، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ٩/ ٨٢.

٣۔ فَصْلٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ بِمُرَافَقَتِهِ فِي الْجَنَّةِ

﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے جنت میں رفاقتِ مصطفیٰ ﷺ کی بشارت کا بیان﴾

١٧٥/ ٩۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَ أَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ. فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ، وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ، وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى سَتُصِيْبُهُ. فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے کی حفاظت پر مامور فرمایا پس ایک آدمی نے آکر اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے پھر دوسرے شخص نے آکر اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے بھی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: اسے بھی اجازت دے دو اور

الحديث رقم ٩: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ٣/ ١٣٥١، الرقم: ٣٤٩٢، و البيهقي في الاعتقاد، ١/ ٣٦٧، و المباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/ ١٤٢۔

جنت کی بشارت دے دو ان مصائب و مشکلات کے ساتھ جو اسے پہنچیں گی، دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٧٦/ ١٠۔ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِي يَعْنِي: فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمان رضی اللہ عنہ ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٧٧/ ١١۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم أَ فِي الْجَنَّةِ بَرْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ عُثْمَانَ لَيَتَحَوَّلُ، فَتَبْرَقُ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ: صَحِيْحٌ.

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: کیا جنت میں بجلی ہوگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان بن عفان، ٥/ ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٨، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فی فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ١/ ٤٠، الرقم: ١٠٩، و أبويعلى في المسند، ٢/ ٢٨، الرقم: ٦٦٥، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٨٩، الرقم: ١٢٨٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٤٠١، الرقم: ٦١٦۔

الحديث رقم ١١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٠٥، الرقم: ٤٥٤٠، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ٣٧٧، الرقم: ٧٠٩٧، و المناوي في فيض القدير، ٤/ ٣٠٢۔

جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بے شک عثمان جب جنت میں منتقل ہو گا تو پوری جنت اس کی وجہ سے چمک اٹھے گی۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۸ / ۱۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ فَصَافَحَهُ، فَلَمْ يَنْزِعِ النَّبِيُّ يَدَهُ مِنْ يَدِ الرَّجُلِ، حَتَّى انْتَزَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، جَاءَ عُثْمَانُ. قَالَ: امْرَؤٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَ الْأَوْسَطِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ اس دوران ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ ﷺ کے ساتھ مصافحہ کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس شخص کے ہاتھ سے اس وقت تک نہ چھڑایا جب تک خود اس آدمی نے آپ ﷺ کا ہاتھ نہ چھوڑا پھر اس آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! حضرت عثمان تشریف لائے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' اور ''المعجم الاوسط'' میں بیان کیا ہے۔

۱۷۹ / ۱۳۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّهْرِ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي أَبْغَضْتُ عُثْمَانَ بُغْضًا لَمْ أُبْغِضْهُ شَيْئًا قَطُّ. قَالَ: بِئْسَ

الحديث رقم ۱۲: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱ / ۹۸، الرقم: ۳۰۰، و في المعجم الكبير، ۱۲ / ۴۰۵، الرقم: ۱۳۴۹۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۸۷۔

الحديث رقم ۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۲ / ۵۷۰، و المقدسی فی الأحاديث المختارة، ۳ / ۲۸۰۔

مَا قُلْتَ أَبْغَضْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ.

''حضرت عبد اللہ بن سہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی حضرت سعید بن زید کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میں عثمان سے بہت زیادہ بغض رکھتا ہوں اتنا بغض میں نے کسی سے کبھی بھی نہیں رکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے نہایت ہی بری بات کہی ہے، تو نے ایک ایسے آدمی سے بغض رکھا جو کہ اہل جنت میں سے ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے فضائل صحابہ میں روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٤۔ فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِ كَوْنِهِ ذَا النُّوْرَيْنِ

﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ذوالنورین کے لقبِ خاص کا بیان﴾

١٨٠ / ١٤۔ عَنْ عُثْمَانَ، هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوْسًا، فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ؟ قَالُوْا: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنِّي سَائِلُکَ عَنْ شَيءٍ فَحَدِّثْنِي، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَ لَمْ يَشْهَدْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنْ لَکَ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ وَ غَفَرَلَهُ، وَ أَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لَکَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهُ. وَ أَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ

الحديث رقم١٤: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، ٣ / ١٣٥٣، الرقم: ٣٤٩٥، و في كتاب: المغازی، باب: قول الله تعالی إن الذين تولوا منكم، ٤ / ١٤٩١، الرقم: ٣٨٣٩، و الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب عثمان، ٥ / ٦٢٩، الرقم: ٣٧٠٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ١٠١، الرقم: ٥٧٧٢.

أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ، وَ كَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ. فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ، فَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَا الآنَ مَعَکَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مصر سے آیا اس نے حج کیا اور چند آدمیوں کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا، یہ قریش ہیں۔ پوچھا ان کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں وہ کہنے لگا: اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا جواب مرحمت فرمائیے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ احد سے فرار ہو گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں پھر دریافت کیا کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا ہاں پھر پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت رضوان کے وقت موجود نہ تھے بلکہ غائب رہے؟ جواب دیا: ہاں، اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ٹھہریئے میں ان واقعات کی کیفیت بیان کرتا ہوں جو انہوں نے جنگ احد سے راہِ فرار اختیار کی تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور انہیں بخش دیا گیا۔ رہا وہ غزوہ بدر سے غائب رہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے خود فرمایا تھا کہ تمہارے لئے بھی بدر میں شریک صحابہ کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ (تم اس کی تیمار داری کے لئے رکو) رہی بیعت رضوان سے غائب ہونے والی بات تو مکہ مکرمہ کی سر زمین میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی معزز ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ ان کی جگہ اسے اہل مکہ کے پاس سفیر بنا کر بھیجتے سو بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں (بطورِ سفیر مصطفیٰ ﷺ) تشریف لے جانے کے بعد پیش آیا

پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کے لئے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے اپنے دوسرے دست مبارک پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا: اب جا اور ان بیانات کو اپنے ساتھ لیتا جا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٨١ / ١٥۔ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، فِي رواية طويلة: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللهَ ﷻ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، وَ آمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ هَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتُ، وَ نِلْتُ صِهْرَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ. فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ﷻ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار سے ایک طویل روایت میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور اس پر ایمان لائے جو حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکر بھیجا گیا۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا میں نے دو ہجرتیں کیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کا رشتۂ دامادی پایا اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دست حق پرست پر بیعت بھی کی اور خدا کی قسم میں نے کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ ہی کبھی آپ ﷺ کے ساتھ دھوکہ کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے۔‘‘ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٨٢ / ١٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ

الحديث رقم ١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٦٦، الرقم: ٤٨٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٨٨.

الحديث رقم ١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٥١٢، الرقم: ٨٣٧، ←

أُزَوِّجَ كَرِيْمَتِي مِنْ عُثْمَانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ میں اپنی صاحبزادی کی شادی عثمان سے کروں۔'' اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨٣/١٧۔ عَنْ أُمِّ عَيَاشٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا زَوَّجْتُ عُثْمَانَ أُمَّ كَلْثُوْمٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت اُمّ عیاش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عثمان کی شادی اپنی صاحبزادی اُم کلثوم سے نہیں کی مگر فقط وحی الٰہی کی بنا پر۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨٤/١٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَى قَبْرِ ابْنَتِهِ الثَّانِيَةِ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ: أَلَا أَبَا أَيِّمٍ، أَلَا أَخَا أَيِّمٍ، تَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ؟ فَلَوْ كُنَّ عَشْرًا لَزَوَّجْتُهُنَّ عُثْمَانَ وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ

...... و الطبراني في المعجم الصغير، ١/٢٥٣، الرقم: ٤١٤، و في المعجم الأوسط، ٤/١٨، الرقم: ٣٥٠١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨٣.

الحديث رقم ١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/٩٢، الرقم: ٢٣٦، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٦٤، الرقم: ٥٢٦٩، و الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٢/٣٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨٣.

الحديث رقم ١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٤٣٦، الرقم: ١٠٦٣، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٥/٣٧٨، الرقم: ٢٩٨٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٠، الرقم: ١٢٩١.

السَّمَاءِ، وَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ، هَذَا جِبْرَائِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ ﷻ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ عَلَى مِثْلِ صِدَاقِ رُقَيَّةَ، وَ عَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی دوسری صاحبزادی کی قبر پر کھڑے ہوئے جو حضرت عثمان کے نکاح میں تھیں اور فرمایا: خبردار اے کنواری لڑکی کے باپ! اور خبردار اے کنواری لڑکی کے بھائی! اس (میری بیٹی) کے ساتھ عثمان نے شادی کی اور اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو میں ان کی بھی شادی یکے بعد دیگرے عثمان کے ساتھ کردیتا اور (ان کے ساتھ) عثمان کی شادی وحی الٰہی کے مطابق کی اور بے شک حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مسجد کے دروازے کے نزدیک ملے اور فرمایا: اے عثمان یہ جبرئیل امین علیہ السلام ہیں۔ جو مجھے یہ بتانے آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شادی ام کلثوم کے ساتھ اس کی بہن رقیہ (حضور نبی اکرم ﷺ کی پہلی صاحبزادی) کے مہر کے بدلہ میں کر دی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ میں اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٨٥ / ١٩۔ عَنْ عِصْمَةَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الَّتِي تَحْتَ عُثْمَانَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: زَوِّجُوْا عُثْمَانَ، لَوْكَانَ لِي ثَالِثَةٌ لَزَوَّجْتُهُ وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِالْوَحْيِ مِنَ اللهِ ﷻ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عصمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی دوسری صاحبزادی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں فوت ہو گئیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان کی شادی کراؤ اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی تو اس کی

الحديث رقم ١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧ / ١٨٤، الرقم: ٤٩٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٨٣۔

شادی بھی میں عثمان کے ساتھ کر دیتا اور میں نے اس کی شادی وحی الٰہی کے مطابق ہی کی تھی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٥۔ فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ بِإِقَامَةِ يَدِ النَّبِيِّ ﷺ مَقَامَ يَدِهِ فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانَ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا بیعت رضوان میں اپنے دستِ مبارک کو دستِ عثمان قرار دینے کا بیان﴾

١٨٦ / ٢٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ: فَبَايَعَ النَّاسُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ. فَضَرَبَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سفیر بن کر مکہ والوں کے پاس گئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا پس حضرت

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان بن عفان، ٥ / ٦٢٦، الرقم: ٣٧٠٢، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٧ / ٢٦، الرقم: ٢٤٠٧۔

عثمان کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے (کئی گنا) اچھا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۷/ ۲۱۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِيْنَ حَصَرُوْهُ فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِيْنَ اهْتَزَّ فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ وَ قَالَ: اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدَانِ، وَ أَنَا مَعَهُ، فَأَنْشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً شَهِدَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُوْلُ: هَذِهِ يَدُ اللهِ، وَ هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُوْلُ: مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟ فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي. فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يَزِيْدُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ؟ فَاشْتَرَيْتُهُ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً شَهِدَ رُوْمَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي، فَأَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ. فَانْشَدَ لَهُ رِجَالٌ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ۲۱: أخرجه النسائي في السنن، کتاب: الأحباس، باب: وقف المساجد، ٦/ ٢٣٦، الرقم: ٣٦٠٩، و في السنن الکبرى، ٤/ ٩٧، الرقم: ٦٤٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٥٩، الرقم: ٤٢٠، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ١/ ٥٢٨، الرقم: ٣٩٥، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٩٥، الرقم: ١٣٠٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٤٦٣، الرقم: ٧٥١۔

’’حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے اوپر سے لوگوں پر جھانکا جس دن باغیوں نے آپ کے گھر کو گھیرا ہوا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے جبل (اُحد کے رہنے والے) دن کا کلام سنا ہو جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ کے ملنے کے وقت فرمایا تھا کہ اے پہاڑ ٹھہر جاؤ کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی صدیق اور دو شہیدوں کے اور کوئی نہیں۔ اور میں اس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیعت رضوان کے دن حاضر تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنے ہی دونوں مبارک ہاتھوں کے لئے) فرمایا تھا: یہ اللہ کا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ سب لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیش عسرہ کے دن سنا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: ایسا شخص کون ہے جو مال مقبول کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خواہش سنتے ہی آدھے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کرادی۔ سب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کون ایسا آدمی ہے جو اس مسجد کو جنت میں گھر کے بدلے میں بڑھائے۔ پھر میں نے اس زمین کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیا سب لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جو بئرِ رومہ کے سودے کے وقت حاضر تھا میں نے اسے اپنے مال سے خریدا اور مسافروں کے لیے مباح کردیا تھا۔ حاضرین نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کی بھی من وعن تصدیق کی۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٨٨/ ٢٢۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْمَنَامِ مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ وَ رَأَيْتُ أَبَابَكْرٍ أَخِذًا بِحَقْوَي النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَ رَأَيْتُ عُمَرَ آخِذًا بِحَقْوَي أَبِي بَكْرٍ وَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ آخِذًا بِحَقْوَي عُمَرَ وَ رَأَيْتُ الدَّمَ يَنْصَبُّ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَحَدَّثَ الْحَسَنُ بِهَذَا الْحَدِيْثِ وَ عِنْدَهُ قَوْمٌ مِنَ الشِّيْعَةِ فَقَالُوْا: وَ مَا رَأَيْتَ عَلِيًّا فَقَالَ الْحَسَنُ: مَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَخِذًا بِحَقْوَي النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْ عَلِيٍّ وَ لَكِنَّهَا رُؤْيَا رَأَيْتُهَا فَقَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ: فَإِنَّكُمْ تَحَدَّثُوْنَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فِي رُؤْيَا رَآهَا وَ قَدْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي غَزَاةٍ فَأَصَابَ النَّاسَ جُهْدٌ حَتَّى رَأَيْتُ الْكَابَةَ فِي وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْفَرَحَ فِي وُجُوْهِ الْمُنَافِقِيْنَ فَلَمَّا رَأَى ذَالِكَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: وَ اللهِ، لَا تَغِيْبُ الشَّمْسُ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللهُ بِرِزْقٍ فَعَلِمَ عُثْمَانُ أَنَّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ سَيُصَدِّقَانِ فَاشْتَرى عُثْمَانُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَاحِلَةً بِمَا عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ فَوَجَّهَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْهَا بِتِسْعَةٍ فَلَمَّا رَأَى ذَالِكَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَا هَذَا قَالُوْا: أَهْدَى إِلَيْكَ عُثْمَانُ فَعُرِفَ الْفَرَحُ فِي وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْكَابَةَ فِي وُجُوْهِ الْمُنَافِقِيْنَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَدْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رُؤِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ يَدْعُوْ لِعُثْمَانَ دُعَاءً مَا

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ١٩٦، الرقم: ٧٢٥٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/ ٢٤٩، الرقم: ٦٩٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٢٣٤، الرقم: ٢٨٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٩٦.

سَمِعْتُهُ دَعَا لِأَحَدٍ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ بِمِثْلِهِ اللَّهُمَّ، أَعْطِ عُثْمَانَ اللَّهُمَّ، افْعَلْ لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ.

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش الٰہی کے ساتھ لپٹے ہوئے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین کی طرف خون گر رہا ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ نے جب اس حدیث کو بیان کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس شیعوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی پس وہ کہنے لگے اے حسن! تو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کس حال میں پایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر پسندیدہ انداز میں حضور نبی اکرم ﷺ کی کوکھ کو براہ راست پکڑنے والا میرے نزدیک اور کوئی نہ تھا لیکن یہ محض ایک خواب ہے جو میں نے دیکھا ہے پس اس پر ابومسعود رضی اللہ عنہ بولے اور کہنے لگے کہ تم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے اس خواب (کی صداقت وحقانیت) کے بارے میں بات کرتے ہو حالانکہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بہت سخت بھوک لگ گئی یہاں تک کہ میں نے مسلمانوں کے چہروں پر افسردگی دیکھی اور منافقین کے چہروں پر خوشی، پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دیکھا تو فرمایا: خدا کی قسم سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے میرا اللہ تمہیں رزق عطا فرما دے گا۔ پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ رزق عطا فرمائیں گے تو آپ رضی اللہ عنہ نے چودہ سواریاں اس کھانے کے ہمراہ جو ان پر لدا ہوا تھا خرید لیں اور ان میں سے نو سواریوں کا رخ حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف موڑ دیا جب حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ سواریاں دیکھیں تو فرمایا یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیک وسلم کی طرف ہدیہ بھیجا ہے۔ پس اس ہدیہ کے بعد مسلمانوں کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور منافقین کے چہروں پر افسردگی چھا گئی اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو

اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی، آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایسی دعا کی کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے آج تک ایسی دعا کسی کے لئے نہیں سنی۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے، اے اللہ! عثمان کو یہ عطا کر اے اللہ! عثمان کے لئے یہ کر دے، عثمان کے لئے وہ کر دے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' اور ''المعجم الاوسط'' میں بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٦۔ فَصْلٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہادت کی خبر دینے کا بیان﴾

۱۸۹/ ۲۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ: يُقْتَلُ هَذَا فِيْهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فتنہ کا ذکر کیا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: اس میں یہ مظلوماً شہید ہو گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۰/ ۲٤۔ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي سَعِيْدٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَنَّ عُثْمَانَ أَعْتَقَ عِشْرِيْنَ مَمْلُوْكًا، وَدَعَا بِسَرَاوِيْلَ فَشَدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَلْبَسْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ الْبَارِحَةَ فِي الْمَنَامِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ، وَأَنَّهُمْ قَالُوْا لِي: اصْبِرْ، فَإِنَّکَ تُفْطِرُ

الحديث رقم ۲۳: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ٥/ ٦۳۰، الرقم: ۳۷۰۸۔

الحديث رقم ۲٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۷۲، الرقم: ٥۲٦، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/ ۹٦، و المناوي في فيض القدير، ۱/ ۱۱۰۔

عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ، فَدَعَا بِمُصْحَفٍ، فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے خادم حضرت مسلم (ابو سعید) سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیس غلاموں کو آزاد کیا اور ایک پاجامہ منگوایا اور اسے زیب تن کر لیا، اسے آپ نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں کبھی پہنا تھا اور نہ ہی زمانۂ اسلام میں، پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے گذشتہ رات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں، ان سب نے مجھے کہا ہے (اے عثمان) صبر کرو پس بے شک تم کل افطاری ہمارے پاس کرو گے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مصحف منگوایا اور اس کو اپنے سامنے کھول کر تلاوت فرمانے لگے اور اسی اثنا میں آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور وہ مصحف آپ کے سامنے ہی تھا۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۹۱ / ۲۵۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِتْنَةً، فَقَرَّبَهَا وَ عَظَّمَهَا قَالَ: ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ فِي مِلْحَفَةٍ فَقَالَ: هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ فَانْطَلَقْتُ. مُسْرِعًا أَوْ قَالَ مُحْضِرًا فَأَخَذْتُ بِضَبْعَيْهِ فَقُلْتُ: هَذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: هَذَا فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ کا ذکر فرمایا اور اس کے قریب اور شدید ہونے کا بیان کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر وہاں سے ایک آدمی گزرا جس نے چادر میں اپنے سر اور چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا (اس کو دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس دن یہ شخص حق پر ہوگا تو میں تیزی سے (اس کی طرف) گیا اور میں نے اس کو اس کی کلائی کے درمیان سے پکڑ لیا پس میں نے عرض کیا: یہ ہے وہ شخص یا

الحديث رقم۲۵: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ۲٤۲، و فی فضائل الصحابه، ۱ / ٤٥٠، الرقم: ۷۲۱.

رسول اللہ! (جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمانۂ فتنہ میں یہ حق پر ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ سو وہ عثمان بن عفان تھے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۹۲/ ۲۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ فَحَدَّثَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، أَفْطِرْ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ عُثْمَانُ صَائِمًا فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ ﷺ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صبح کے وقت حضرت عثمان ﷺ نے (ہمیں) فرمایا: بے شک میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گزشتہ رات خواب میں دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! آج ہمارے پاس روزہ افطار کرو۔ پس حضرت عثمان ﷺ نے روزہ کی حالت میں صبح کی اور اسی روز انہیں شہید کر دیا گیا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاِسناد ہے۔

۱۹۳/ ۲۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، تُقْتَلُ وَ أَنْتَ تَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَتَقَعُ مِنْ دَمِكَ عَلَى الآيَةِ: ﴿فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ وَ تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمِيْرًا عَلَى كُلِّ مَخْذُوْلٍ يَغْبِطُكَ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ تَشْفَعُ فِي عَدَدِ رَبِيْعَةَ وَ مُضَرٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١١٠، الرقم: ٤٥٥٤.
الحديث رقم ٢٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١١٠، الرقم: ٤٥٥٥.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! تمہیں شہید کیا جائے گا درآنحالیکہ تم سورۂ بقرہ کی تلاوت کر رہے ہو گے اور تمہارا خون اس آیت: ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ پر گرے گا اور قیامت کے روز تم ہر ستائے ہوئے پر حاکم بنا کر اٹھائے جاؤ گے اور تمہارے اس مقام و مرتبہ پر مشرق و مغرب والے رشک کریں گے اور تم ربیعہ اور مضر کے لوگوں کے برابر لوگوں کی شفاعت کرو گے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۹۴/ ۲۸۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَوْمَ الْجَمَلِ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْکَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَ لَقَدْ طَاشَ عَقْلِي يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ، وَأَنْكَرْتُ نَفْسِي وَجَاؤُوْنِي لِلْبَيْعَةِ فَقُلْتُ: وَاللهِ، إِنِّي لَأَسْتَحِي مِنَ اللهِ أَنْ أُبَايِعَ قَوْمًا قَتَلُوْا رَجُلًا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَ لَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟ وَ إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنَ اللهِ أَنْ أُبَايِعَ وَعُثْمَانُ قَتِيْلٌ عَلَى الْأَرْضِ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ. فَانْصَرَفُوْا، فَلَمَّا دُفِنَ رَجَعَ النَّاسُ فَسَأَلُوْنِي الْبَيْعَةَ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ، إِنِّي مُشْفِقٌ مِمَّا أَقْدِمُ عَلَيْهِ. ثُمَّ جَاءَتْ عَزِيْمَةٌ فَبَايَعْتُ، فَلَقَدْ قَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي رَجَاءَ وَ قُلْتُ: اللَّهُمَّ، خُذْ مِنِّي لِعُثْمَانَ حَتَّى تَرْضَى. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جنگ

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/ ۱۰۱، ۱۱۱، الرقم: ۴۵۲۷، ۴۵۵۶.

جمل کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے اللہ میں تیری بارگاہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے براء ت کا اظہار کرتا ہوں اور تحقیق میری عقل اس دن طیش میں تھی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔ میں نے خود بیعت لینے سے انکار کر دیا جب وہ لوگ میرے پاس بیعت کے لئے آئے، پس میں نے کہا خدا کی قسم! مجھے اللہ سے حیاء آتا ہے کہ میں ان لوگوں سے بیعت لوں جنہوں نے اس شخص کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار میں اس شخص سے حیاء کرتا ہوں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں سو میں بھی اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتا ہوں کہ میں اس حال میں بیعت لوں کہ حضرت عثمان زمین پر مقتول پڑے ہوئے ہوں اور ابھی تک انہیں دفن بھی نہ کیا گیا ہو پس لوگ چلے گئے، پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا گیا تو لوگ پھر مجھ سے بیعت کا سوال کرنے لگے پس میں نے کہا: اے اللہ! جس چیز کا اقدام میں کرنے جا رہا ہوں میں اس سے ڈرنے والا ہوں پھر عزیمت کے تحت مجھے ایسا کرنا پڑا، سو جب انہوں نے مجھے امیر المومنین کہا تو گویا میرا کلیجہ پھٹ گیا۔ میں نے کہا: اے اللہ! تو مجھے عثمان کا بدلہ لینے کی ذمہ داری قبول کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس امر کی توفیق دے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٩٥ / ٢٩۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ صلی الله عليه وآله وسلم يَوْمَ يَمُوْتُ عُثْمَانُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الدَّيْلَمِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس دن عثمان کی شہادت واقع ہوگی اس دن آسمان کے فرشتے اس پر درود بھیجیں گے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ امام دیلمی کے ہیں۔

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣ / ٢٨٧، الرقم: ٣١٧٢، و الديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ٥٣٣، الرقم: ٨٩٩٩، والعسقلاني في لسان الميزان، ٥ / ٢٦٢، الرقم: ٧٩٨.

۷۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ رضي الله عنه

﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

۱۹۶/ ۳۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ كَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے تھے (اس کی وجہ یہ تھی کہ) ان کے نکاح میں حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور وہ اس وقت بیمار تھیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان بے شک تیرے لئے ہر اس آدمی کے برابر اجر اور اس کے برابر (مالِ غنیمت کا) حصہ ہے جو جنگ بدر میں شریک ہوا ہے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۹۷/ ۳۱۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّهُ لَعَلَّ اللهَ

الحديث رقم ۳۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فرض الخمس، باب: إذا بعث الامام رسولاً، ۳/ ۱۱۳۹، الرقم: ۲۹۶۲، و في كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ۳/ ۱۳۵۲، الرقم: ۳۴۹۵، و في كتاب: المغازي، باب: قول الله إن الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعٰن، ۴/ ۱۴۹۱، الرقم: ۳۸۳۹، و عظيم آبادی فی عون المعبود، ۷/ ۲۸۳۔

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ۵/ ۶۲۸، الرقم: ۳۷۰۵، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل عثمان، ۱/ ۴۱، الرقم: ۱۱۲، و أحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۱۴۹، الرقم: ۲۵۲۰۳، و ابن حبان في الصحيح، ۱۵/ ۳۴۶، الرقم: ۶۹۱۵، و ابن أبی شيبة في المصنف، ۷/ ۵۱۵، الرقم: ۳۷۶۵۵، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/ ۵۳۹، الرقم: ۲۱۹۶۔

يُقَمِّصُکَ قَمِيْصًا. فَإِنْ أَرَادُوْکَ عَلَى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ ...... الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں ایک قمیص (قمیصِ خلافت) پہنائے گا سو اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم ان کی خاطر اسے مت اتارنا۔'' اس حدیث میں طویل قصہ ہے اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٩٨ / ٣٢۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَيَّ مِئَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلَيَّ مِئَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلَيَّ ثَلَاثُ مِئَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب عثمان، ٥ / ٦٢٥، الرقم: ٣٧٠٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٧٥، و الطيالسى في المسند، ١ / ١٦٤، الرقم: ١١٨٩، و عبدبن حميد في المسند، ١ / ١٢٨، الرقم: ٣١١۔

’’حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ جیش عسرہ کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سو اونٹ مع ساز و سامان اللہ کے راستے میں اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر ترغیب دلائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر اٹھے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ذمہ اللہ کی راہ میں دوسو اونٹ مع سازوسامان اور غلہ کے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر ترغیب دلائی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ذمہ تین سو اونٹ مع ساز و سامان کے اللہ کی راہ میں ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر سے اترے اور فرمایا: اس عمل کے بعد عثمان جو کچھ بھی آئندہ کرے گا اس سے کوئی جواب طلبی نہیں ہوگی۔‘‘ اِس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۹۹ / ۳۳۔ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ: أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ. وَ فِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَامَ آخِرَهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ: لَوْ لَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا قُمْتُ. وَ ذَكَرَ الْفِتَنَ، فَقَرَّبَهَا. فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ: فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ: هٰذَا قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَ قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو اشعث صنعانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند خطباء شام میں کھڑے

الحديث رقم۳۳: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ۵ / ۶۲۸، الرقم: ۳۷۰۴، و أحمد بن حنبل في المسند، ۴ / ۲۳۶، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۶ / ۳۶۰، الرقم: ۳۲۰۲۶، و الحاکم في المستدرک، ۳ / ۱۰۹، الرقم: ۴۵۵۲۔

ہوئے تھے ان میں حضور نبی اکرم ﷺ کے کئی صحابی تھے ان میں سے سب سے آخری آدمی کھڑے ہوئے جن کا نام حضرت مرّہ بن کعب تھا، انہوں نے فرمایا: اگر میں نے ایک حدیث حضور نبی اکرم ﷺ سے نہ سنی ہوتی تو میں کھڑا نہ ہوتا (انہوں نے بتایا کہ) حضور نبی اکرم ﷺ نے فتنوں کا ذکر فرمایا اور ان کا نزدیک ہونا بیان کیا اتنے میں ایک شخص کپڑے سے سر کو لپیٹے ہوئے گزرا، آپ ﷺ نے فرمایا: (فتنہ و فساد) کے دن یہ شخص حق اور ہدایت پر ہوگا۔ میں اس کی طرف اٹھا تو دیکھا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں پھر میں آپ ﷺ کے چہرہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا یہی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہی ہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٠٠ / ٣٤۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ: وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي، فِي كُمِّهِ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَيَنْثُرُهَا فِي حِجْرِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُوْلُ: مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ٥ / ٦٢٦، الرقم: ٣٧٠١، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ١١٠، الرقم، ٤٥٥٣، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٥٨٧، الرقم: ١٢٧٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١ / ٥١٥، الرقم: ٨٤٦، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ١ / ٤٧٧، الرقم: ٦٦٦.

دینار لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب جیش عسرہ کی روانگی کا سامان ہو رہا تھا۔ آپ نے اس رقم کو حضور نبی اکرم ﷺ کی گود میں ڈال دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ ان دیناروں کو اپنی گود میں دست مبارک سے الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے عثمان آج کے بعد جو کچھ بھی کرے گا اسے کوئی بھی عمل نقصان نہیں پہنچائے گا۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ دوبار فرمایا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰۱ / ۳۵۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنْ وَلَّاکَ اللهُ تَعَالَی هَذَا الْأَمْرَ يَوْمًا فَأَرَادَکَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلَی أَنْ تَخْلَعَ قَمِيْصَکَ الَّذِي قَمَّصَکَ اللهُ فَلَا تَخْلَعْهُ، يَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کسی دن امرِ خلافت پر فائز کرے اور منافقین یہ ارادہ کریں کہ قمیصِ خلافت جو اللہ تعالیٰ نے پہنائی ہے اس کو تم اتار دو تو اسے ہرگز نہ اتارنا آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم۳۵: أخرجه ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل عثمان، ۱ / ۴۱، الرقم: ۱۱۲، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ۷۵، الرقم: ۲٤۵۱۰، و الحاکم في المستدرك، ۳ / ۱۰٦، الرقم: ٤۵٤٤، و ابن أبی عاصم في السنة، ۲ / ۵٦۲، و الديلمی فی مسند الفردوس، ۵ / ۳۱۱۲، و المبارکفوري في تحفة الأحوذي، ۱۰ / ۱۳۷۔

٢٠٢ / ٣٦۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْ سَهْلَةَ: أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ، حِيْنَ حُصِرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. قَالَ قَيْسٌ: فَكَانُوْا يَرَوْنَهُ ذٰلِکَ الْيَوْمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو سہلہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یوم الدار (محاصرہ کے دن) کو فرمایا جب وہ محصور تھے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک وصیت فرمائی تھی پس میں اسی پر صابر ہوں اور حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اس کا انتظار کیا کرتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٠٣ / ٣٧۔ عَنْ أَبِي أُمِّنَا أَبِي حَسَنَةَ قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِي الدَّارِ وَأَسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْكَلَامِ. فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ وَ اخْتِلَافٌ أَوِ اخْتِلَافٌ وَ فِتْنَةٌ قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَمِيْرِ وَ أَصْحَابِهِ وَ أَشَارَ إِلَى عُثْمَانَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’ہمارے نانا ابو حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا جب کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک گھر میں محصور تھے میں نے ان سے کلام کی

الحديث رقم ٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٦٩، الرقم: ٥٠١، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٥٦، الرقم: ٦٩١٨، والمقدسی في الأحاديث المختارة، ١ / ٥٢٥، الرقم: ٣٩١، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ١ / ٥٨۔

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٠٥، الرقم: ٤٥٤١۔

اجازت مانگی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک عنقریب فتنہ اور اختلاف برپا ہو گا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمارے لئے (ایسے وقت میں) کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر امیر اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت لازم ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٠٤/ ٣٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَرَجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مُهَاجِرًا إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَ مَعَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَاحْتَبَسَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم خَبَرُهُمْ. وَكَانَ يَخْرُجُ يَتَوَكَّفُ عَنْهُمُ الْخَبَرَ. فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ عُثْمَانَ أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ إِلَى اللهِ بِأَهْلِهِ بَعْدَ لُوْطٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کی اہلیہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ہی تھیں پس کافی عرصہ تک ان کی خبر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پہنچی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزانہ ان کی خبر معلوم کرنے کے لئے باہر تشریف لاتے پس ایک دن ایک عورت ان کی خیریت کی خبر لے کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک عثمان حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلا شخص ہے جس نے اپنی اہلیہ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٩٠، الحديث رقم: ١٤٣، و الشيباني في الآحاد والمثاني، ١/ ١٢٣، الرقم: ١٢٣.

٢٠٥/ ٣٩۔ عَنْ بَشِيْرٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ اسْتَنْكَرُوْا الْمَاءَ. وَكَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا رُوْمَةُ وَكَانَ يَبِيْعُ مِنْهَا الْقِرْبَةَ بِمُدٍّ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِعْنِيْهَا بِعَيْنٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ لِي وَ لَا لِعِيَالِي غَيْرُهَا، لَا أَسْتَطِيْعُ ذٰلِکَ فَبَلَغَ ذَالِکَ عُثْمَانَ رضی الله عنه. فَاشْتَرَاهَا بِخَمْسَةٍ وَثَلَاثِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَتَجْعَلُ لِي مِثْلَ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَيْنًا فِي الْجَنَّةِ إِنِ اشْتَرَيْتُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قَدِ اشْتَرَيْتُهَا وَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت بشیر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو انہیں پانی کی قلت محسوس ہوئی اور قبیلہ بنی غفار کے ایک آدمی کے پاس ایک چشمہ تھا جسے رومہ کہا جاتا تھا اور وہ اس چشمہ کے پانی کا ایک قربہ ایک مد کے بدلے میں بیچتا تھا پس آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ چشمہ جنت کے چشمہ کے بدلے میں بیچ دو تو وہ آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے اور میرے عیال کے لیے اس کے علاوہ اور کوئی چشمہ نہیں ہے اس لئے میں ایسا نہیں کرسکتا سو یہ خبر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے وہ چشمہ پینتیس ہزار دینار کا خرید لیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں اس چشمہ کو خرید لوں تو کیا آپ مجھے بھی اس کے بدلہ میں جنت میں چشمہ عطا فرمائیں گے جس طرح اس آدمی کو آپ نے فرمایا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (عطا کروں گا) تو اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ چشمہ میں نے خرید کر مسلمانوں کے نام کر دیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٣٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/ ٤١، الرقم: ١٢٦ و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/ ١٢٩، و العسقلاني في الإصابة، ٢/ ٥٤٣.

٢٠٦ / ٤٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ خَلِيْلٌ فِي أُمَّتِهِ، وَ إِنَّ خَلِيْلِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعِيمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا اس کی امت میں کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے اور بے شک میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٧ / ٤١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ خَلِيْلٌ فِي أُمَّتِهِ، وَ إِنَّ خَلِيْلِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيمٍ وَ الدَّيْلِمِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا اس کی امت میں کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے اور بے شک میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور الفاظ دیلمی کے ہیں۔

٢٠٨ / ٤٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْهُ ﷺ قَالَ: إِنَّا نُشَبِّهُ عُثْمَانَ بِأَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دیتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٠: أخرجه أبو نعيم عن أبي هريرة، في حلية الأولياء، ٥ / ٢٠٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٣ / ٣٣٥، الرقم: ٥٠٠٨.

الحديث رقم ٤١: أخرجه و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥ / ٢٠٢، عن أبي هريرة، و الديلمی في مسند الفردوس، ٣ / ٣٣٥، الرقم: ٥٠٠٨

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الديلمی في مسند الفردوس، ١ / ٥٥، الرقم: ١٥٢، و العسقلاني في لسان الميزان، ٤ / ٣٦٧، الرقم: ١٠٧٩.

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ الْخَامِسُ:

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كرم الله وجهه

﴿حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

١۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضي الله عنه أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَ صَلَّى

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اوّلیت کا بیان

٢٠٩/١۔ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ: رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''ایک انصاری شخص ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢١٠/٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بُعِثَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیر کے دن حضور نبی

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علي رضي الله عنه، ٥/٦٤٢، الرقم: ٣٧٣٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٣٦٧، و الحاكم في المستدرك، ٣/٤٤٧، الرقم: ٤٦٦٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧١، الرقم: ٣٢١٠٦، و الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤٠٦، الرقم: ١٢١٥١، ٢٢/٤٥٢، الرقم: ١١٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٢۔

الحديث رقم ٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/٦٤٠، الرقم: ٣٧٢٨، و الحاكم فی المستدرك، ٣/١٢١، الرقم: ٤٥٨٧، و المناوي في فيض القدير، ٤/٣٥٥۔

اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢١١ / ٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ: قَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُوْبَكْرٍ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَّاءِ خَدِيْجَةُ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔''

''اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: سب سے پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور بعض نے کہا: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے جبکہ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ وہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عورتوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے والی حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا ہیں۔''

الحديث رقم ٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على، ٥ / ٦٤٢، الرقم: ٣٧٣٤۔

٢١٢/ ٤۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة: قَالَ: وَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٢١٣/ ٥۔ عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِکَ عَلَى الْمِنْبَرِ، لَمْ أَرَهُ ضَحِکَ ضِحْکًا أَکْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: ذَکَرْتُ قَوْلَ أَبِي طَالِبٍ ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُوْطَالِبٍ وَ أَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ نَحْنُ نُصَلِّي بِبَطْنِ نَخْلَةَ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعَانِ يَا بْنَ أَخِي؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الإِسْلَامِ، فَقَالَ: مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِي تَقُوْلَانِ بَأْسٌ وَ لَکِنْ وَاللهِ لَا تَعْلُوْنِي سِنِّي أَبَدًا! وَضَحِکَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَکَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَکَ قَبْلِي، غَيْرَ

الحديث رقم٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٦٠٣، وابن سعد في الطبقات الکبرى، ٣/ ٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١١٩.

الحديث رقم ٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٩٩، الرقم: ٧٧٦، و الطيالسي في المسند، ١/ ٣٦، الرقم: ١٨٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٢.

نَبِيِّکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت حبہ عرنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا اور میں نے کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ کو اس سے زیادہ ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے والد ابو طالب کا قول یاد آ گیا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے پاس آئے جبکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور ہم وادئ نخلہ میں نماز ادا کر رہے تھے، پس انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن آپ کبھی بھی (تجربہ میں) میری عمر سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کی اس بات پر ہنس دیئے پھر فرمایا: اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے اس امت کے کسی اور فرد نے تیری عبادت کی ہو سوائے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، یہ تین مرتبہ دہرایا پھر فرمایا: تحقیق میں نے عامۃ الناس کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٦/٢١٤۔ عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَرُوْدًا عَلَى نَبِيِّهَا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَوَّلُهَا إِسْلَامًا، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ امت میں سے سب سے پہلے حوض کوثر پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے اسلام لانے میں سب سے اول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٦٧، الرقم: ٣٥٩٥٤، والطبراني فى المعجم الكبير، ٦/٢٦٥، الرقم: ٦١٧٤، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/١٤٩، الرقم: ١٧٩، وابن سعد في الطبقات، ٢/٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٢.

٢۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں قرب اور مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٢١٥/٧۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوْکَ. فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

الحديث رقم ٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المغازی، باب: غزوة تبوك وهی غزوة العسرة، ٤ / ١٦٠٢، الرقم: ٤١٥٤، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤ / ١٨٧١، ١٨٧٠، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥ / ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٧٠، الرقم: ٦٩٢٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٩/٤٠۔

٢١٦ / ٨۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ وَ قَدْ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ادْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآئَنَا وَ أَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران، ٣:٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے،

الحديث رقم ٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی بن أبی طالب رضی الله عنه، ٤ / ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب رضی الله عنه، ٥ / ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤۔

آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا،اس وقت وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ’’آپ فرما دیجئے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔‘‘ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرا کنبہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۷ / ۹۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَانِي، وَ إِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز مانگتا تو آپ ﷺ مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۸ / ۱۰۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ

الحديث رقم۹: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥ / ٦٣٧، الرقم: ۳۷۲۲، ۳۷۲۹، والنسائی فی السنن الكبری، ٥ / ۱٤۲، الرقم: ۸٥۰٤، والحاكم فی المستدرك، ۳ / ۱۳٥، الرقم: ٤٦۳۰، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ۲ / ۲۳٥، الرقم: ٦۱٤.

الحديث رقم۱۰: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥ / ٦۳۹، الرقم: ۳۷۲٦، وابن أبی عاصم فی ←

اللهِ ﷺ: مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ طائف کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۹/ ۱۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنَبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُکَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضَرَارِ بْنِ صُرَدَ: مَا مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرُکَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْيَعْلَى.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد کو بطور راستہ استعمال کرنا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابویعلی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

.......السنة، ۲/ ۵۹۸، الرقم: ۱۳۲۱، والطبراني في المعجم الکبير، ۲/ ۱۸۶، الرقم: ۱۷۵۶۔

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علي، ۵/ ۶۳۹، الرقم: ۳۷۲۷، والبزار في المسند، ۴/ ۳۶، الرقم: ۱۱۹۷، و أبو يعلی في المسند، ۲/ ۳۱۱، الرقم: ۱۰۴۲، و البيهقي في السنن الکبری، ۷/ ۶۵، الرقم: ۱۳۱۸۱۔

٢٢٠ / ١٢۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کررہے تھے کہ یااللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی کو (واپس بخیرو عافیت) نہ دیکھ لوں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے بیان کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٢١ / ١٣۔ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَ حَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَ أَعْتَقَ بَلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ، يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ إِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيْقٌ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ، تَسْتَحِيْهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا، اللَّهُمَّ، أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ١٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على، ٥ / ٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٧، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥ / ٦٨، الرقم: ١٦٨، و في المعجم الأوسط، ٣ / ٤٨، الرقم: ٢٤٣٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٦٠٩، الرقم: ١٠٣٩.

الحديث رقم ١٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على بن أبى طالب، ٥ / ٦٣٣، الرقم: ٣٧١٤، و الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٣٤، الرقم: ٤٦٢٩، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٦ / ٩٥، الرقم: ٥٩٠٦، و البزار فى المسند، ٣ / ٥٢، الرقم: ٨٠٦، و أبويعلى فى المسند، ١: ٤١٨، الرقم: ٥٥٠.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دار الھجرہ لے کر آئے اور بلال کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۲ / ۱۴۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عَلِيٌّ مِنِّي وَ أَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و پیمان میں) میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کرسکتا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥ / ٦٣٦، الرقم: ٣٧١٩، و ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل علی بن أبی طالب، ١ / ٤٤، الرقم: ١١٩، وأحمد بن حنبل فی المسند ٤ / ١٦٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٤ / ١٦، الرقم: ٣٥١١، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣ / ١٨٣، الرقم: ١٥١٤۔

٢٢٣/ ١٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِکَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَ بَيْنَ أَحَدٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔‘‘ اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٢٤/ ١٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، قَالَ: کَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَيْکَ يَأْکُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَکَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ ﷺ نے دعا کی: یا اللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔

الحديث رقم ١٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/ ٦٣٦، الرقم: ٣٧٢٠، و الحاکم فی المستدرک، ٣/ ١٥، الرقم: ٤٢٨٨.

الحديث رقم ١٦: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: ←

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۵ / ۱۷۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔'' اس حدیث کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۶ / ۱۸۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

......مناقب علی بن أبی طالب، ٥/ ٦٣٦، الرقم: ٣٧٢١، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٩/ ١٤٦، الرقم: ٩٣٧٢، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/ ٤٥٤.

الحديث رقم ١٧: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/ ٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٨، والحاكم فی المستدرك، ٣: ١٦٨، الرقم: ٤٧٣٥، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٨/ ١٣٠، الرقم: ٧٢٥٨.

الحديث رقم ١٨: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/ ٧٠١، الرقم: ٣٨٧٤، والحاكم فی المستدرك، ٣/ ١٧١.

وَقَالَ أَبُوعِيُسَى: هَذَا حَدِيُثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا پھر میں نے ان سے پوچھا: لوگوں میں کون حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر عرض کیا گیا اور مردوں میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: اس کا خاوند اگرچہ مجھے ان کا زیادہ روزے رکھنا اور زیادہ قیام کرنا معلوم نہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٢٧/ ١٩۔ عَنُ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يُضَحِّي بِكَبُشَيُنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: أَوُصَانِي رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنُ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت حنش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی قربانی کروں لہٰذا میں ان کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٢٨/ ٢٠۔ عَنِ ابُنِ نُجَيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَ لِي مِنُ رَسُولِ

الحديث رقم١٩: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الضحايا، باب: الأضحية عن الميت، ٣/ ٩٤، الرقم: ٢٧٩٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ١٥٠، الرقم: ١٢٨٥.

الحديث رقم٢٠: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: السهو، باب: التنحنح فى الصلاة، ٣/ ١٢، الرقم: ١٢١٢، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستئذان، ٢/ ١٢٢٢، الرقم: ٣٧٠٨، و النسائى في ←

اللهِ ﷺ مَدْخَلاَنِ: مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَة.

’’حضرت عبداللہ بن نجی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں دن رات میں دو دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا۔ جب میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں رات کے وقت حاضر ہوتا (اور آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے ہوتے) تو آپ ﷺ مجھے اجازت عنایت فرمانے کے لئے کھانستے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٢٩ / ٢١۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: عُدْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُوْلُ: جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا. قَالَتْ: وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيْهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کا میں حلف اٹھاتی ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عہد کے اعتبار سے

......السنن الكبرى، ١ / ٣٦٠، الرقم: ١١٣٦، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٥ / ٢٤٢، الرقم: ٢٥٦٧٦.

الحديث رقم ٢١: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٣٠٠، الرقم: ٢٦٦٠٧، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٤٩، الرقم: ٤٦٧١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٢.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

سب سے زیادہ قریب تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آئے روز حضور نبی اکرم ﷺ کی عیادت کی، آپ ﷺ فرماتے کہ علی (میری عیادت کے لئے) بہت مرتبہ آیا ہے۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی ضروری کام سے بھیجا تھا۔ اس کے بعد جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے سمجھا انہیں شاید حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی کام ہوگا سو ہم باہر آ گئے اور دروازے کے قریب بیٹھ گئے اور میں ان سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی پس حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ پر جھک گئے اور آپ ﷺ سے سرگوشی کرنے لگے پھر اس دن کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ وصال فرما گئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے زیادہ عہد کے اعتبار سے حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب تھے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۳۰ / ۲۲۔ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَ عَلِيٌّ وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ قَالَ عَلِيٌّ. أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ قَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: انْطَلِقُوْا بِنَا إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّی نَسْأَلَهُ. فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاءُوْا يَسْتَأْذِنُوْنَهُ فَقَالَ: اخْرُجْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرٌ وَ عَلِيٌّ وَ زَيْدٌ مَا أَقُوْلُ: أَبِي، قَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ وَ دَخَلُوْا فَقَالُوْا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ قَالُوْا: نَسْأَلُکَ عَنِ الرِّجَالِ. قَالَ أَمَّا أَنْتَ، يَا جَعْفَرُ، فَأَشْبَهَ خَلْقُکَ خَلْقِي وَ أَشْبَهَ خُلُقِي خُلُقَکَ، وَ أَنْتَ مِنِّي وَ

الحديث رقم۲۲: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۲۰۴، الرقم: ۲۱۸۲۵، و الحاكم في المستدرك، ۳/ ۲۳۹، الرقم: ۴۹۵۷، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۴/ ۱۵۱، الرقم: ۱۳۶۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۲۷۴۔

شَجَرَتِي. وَ أَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَ أَبُو وَلَدَيَّ، وَ أَنَا مِنْکَ وَأَنْتَ مِنِّي وَ أَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ، فَمَوْلَايَ، وَ مِنِّي وَ إِلَيَّ، وَ أَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر اور حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا چلو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت اقدس میں چلتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زید کہتے ہیں پس وہ تینوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: جعفر علی اور زید بن حارثہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے مردوں کے بارے عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جعفر! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خُلق تمہارے خُلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرہ نسب سے ہے، اے علی! تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زید تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے پسندیدہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٣١ / ٢٣۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة: قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُـلَانًا بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ. فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنِّي وَ أَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو سورۂ توبہ دے کر بھیجا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے پیچھے بھیجا پس انہوں نے وہ سورۃ اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس سورۃ کو سوائے اس آدمی کے جو مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں کوئی اور نہیں لے جا سکتا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣٢ / ٢٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اشْتَكَى عَلِيًّا النَّاسُ. قَالَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فِيْنَا خَطِيْبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَشْكُوْا عَلِيًّا، فَوَاللهِ، إِنَّهُ لَأَخْشَنُ فِي ذَاتِ اللهِ، أَوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو،

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢

الحديث رقم٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٨٦، الرقم: ١١٨٣٥، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٤، الرقم: ٤٦٥٤، و ابن هشام في السيرة النبوية، ٦/ ٨۔

اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں یا اللہ کے راستہ میں بہت سخت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۳۳ / ۲۵۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يُكَلِّمَهُ إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے اور حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاِسناد ہے۔

۲۳۴ / ۲۶۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بَعَثَ عَلِيًّا مَبْعَثًا فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَجِبْرِيْلُ عَنْكَ رَاضُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ بھیجا، جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیل تم سے راضی ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤ / ٣١٨، الرقم: ٤٣١٤، والحاكم في المستدرك، ٣ / ١٤١، الرقم: ٤٦٤٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٦.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١ / ٣١٩، الرقم: ٩٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣١.

٣۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضی الله عنه مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿حضرت علی رضی الله عنه کا اہلِ بیتِ رسول صلی الله علیه وآله وسلم میں سے ہونے کا بیان﴾

٢٣٥/ ٢٧۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَ نَا وَ أَبْنَاءَ كُمْ﴾ [آل عمران، ٣٠: ٦١] دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ: ’’آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔‘‘ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیهم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم٢٧: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبى طالب رضی الله عنه، ٤/ ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: و من سورة آل عمران، ٥/ ٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩، و فى كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: (٢١)، ٥/ ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، و أحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، والنسائى في السنن الكبرى، ٥/ ١٠٧، الرقم: ٨٣٩٩، و الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٦٣، الرقم: ٤٧١٩، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧/ ٦٣، الرقم: ١٣١٦٩-١٣١٧٠۔

۲۳۶/ ۲۸۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضی الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ’’اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۸: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي، ۴/ ۱۸۸۳، الرقم: ۲۴۲۴، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۶/ ۳۷۰، الرقم: ۳۶۱۰۲، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۲/ ۶۷۲، الرقم: ۱۱۴۹، و الحاكم فی المستدرك، ۳/ ۱۵۹، الرقم: ۴۷۰۷، و البيهقی فی السنن الكبری، ۲/ ۱۴۹، و ابن راهويه فی المسند، ۳/ ۶۷۸، الرقم: ۱۲۷۱۔

٢٣٧ / ٢٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُوْلُ: الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (٦) ماہ تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے:) ’’اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٣٨ / ٣٠۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: لَمَّا

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: التفسير، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥/٣٥٢، الرقم: ٣٢٠٦، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٢٥٩، ٢٨٥، وفی فضائل الصحابة، ٢/٧٦١، الرقم: ١٣٤٠، ١٣٤١، والحاکم فی المستدرک، ٣/١٧٢، الرقم: ٤٧٤٨، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٣٨٨، الرقم:٣٢٢٧٢، و الشيبانی فی الآحاد و المثانی، ٥/٣٦٠، الرقم: ٢٩٥٣، و عبد بن حميد فی المسند، ١/٣٦٧، الرقم:١٢٢٢٣۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: التفسير، باب: و من سورة الأحزاب، ٥/٣٥١، الرقم:٣٢٠٥، و في کتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبي، ٥/٦٦٣، الرقم: ٣٧٨٧، و أحمد بن حنبل فی ←

نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا رضي الله عنهم فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَ عَلِيٌّ رضي الله عنه خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''پروردۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے'' نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کردے اور انہیں خوب پاک و صاف فرما دے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٣٩ / ٣١۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾، قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ:

------ المسند، ٦/ ٢٩٢، و فی فضائل الصحابة، ٢/ ٥٨٧، الرقم: ٩٩٤، و الحاكم فی المستدرك، ٢/ ٤٥١، الرقم: ٣٥٥٨، ٣/ ١٥٨، الرقم: ٤٧٠٥، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٣/ ٥٤، الرقم: ٢٦٦٨۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣/ ٣٨٠، الرقم: ٣٤٥٦، وفی المعجم الصغير، ١/ ٢٣١، الرقم: ٣٧٥، وابن حيان فی طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/ ٣٨٤، والخطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ١٠/ ٢٧٨۔

فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَ الْحُسَيْنِ رضي الله عنهم.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حَيَّانَ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمانِ خداوندی: ’’اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے۔‘‘ کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پنجتن کے حق میں نازل ہوئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے حق میں۔‘‘ اس حدیث کو طبرانی نے اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

۲۴۰ / ۳۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿قُلْ لَّا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ’’اے محبوب! فرما دیجئے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں۔‘‘ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۱ / ۳۳۔ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَنْعَقِدُ قَدَمَا

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳ / ۴۷، الرقم: ۲۶۴۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۶۸۔

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲ / ۳۴۸، الرقم: ۲۱۹۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰ / ۳۴۶۔

عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ عَنْ جَسَدِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ، وَعُمُرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِيْمَا أَنْفَقَهُ، وَ عَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكَبِ عَلِيٍّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک اگلے جہاں میں نہیں پڑتے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کرلیا جائے ،اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کس طرح کے اعمال میں بوسیدہ کیا ؟ اوراس کی عمر کے بارے میں کہ کس حال میں اسے ختم کیا ؟اور اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے یہ کہاں سے کمایا اورکہاں کہاں خرچ کیا؟ اور اہل بیت کی محبت کے بارے میں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کی (یعنی اہل بیت کی) محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شانے پر مارا (کہ یہ محبت کی علامت ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤۔ فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾

٢٤٢/ ٣٤. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ ...... أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَكَّ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علي بن أبى طالب ﷺ، ٥/ ٦٣٣، الرقم:٣٧١٣، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٥/ ١٩٥، ٢٠٤، الرقم:٥٠٧١، ٥٠٩٦۔
وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ فِى الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:
أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٣٤، الرقم: ٤٦٥٢، والطبرانى فى المعجم الكبير،١٢/ ٧٨، الرقم: ١٢٥٩٣، وابن أبى عاصم فى السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٩، وحسام الدين الهندى فى كنزالعمال، ١١/ ٦٠٨، الرقم: ٣٢٩٤٦، وابن عساكرفى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ٧٧، ١٤٤، و الخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ١٢/ ٣٤٣، و ابن كثير فى البداية و النهاية، ٥/ ٤٥١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٨۔
وَ قَد رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ أيضاً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِى الْكُتُبِ الْآتِيَةِ۔
أخرجه ابن أبى عاصم فى السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٥، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧٢۔
وَقَدْ رُوِيَ هَذَ الْحَدِيْثُ عَنْ ايُّوْبِ الْأَنْصَارِيِّ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:
أخرجه ابن أبى عاصم فى السنة:٦٠٢، الرقم: ١٣٥٤، والطبرانى فى المعجم الكبير،٤/ ١٧٣، الرقم: ٤٠٥٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ←

شُعْبَةُ)...... عَنِ النَّبِيِّ ، قَالَ: مَنْ كُنتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

’’حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ ...... یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما ...... سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابو عبد اللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٢٤٣ / ٣٥۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصَيْنٍ، في رواية طويلة: إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي

...... ١/ ٢٢٩، الرقم: ٣٤٨۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه عبد الرزاق فى المصنف، ١١/ ٢٢٥، الرقم: ٢٠٣٨٨، و الطبرانى فى المعجم الصغير، ١: ٧١، وابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ١٤٣، وابن أبى عاصم فى السنة: ٦٠١، الرقم: ١٣٥٣، وابن كثير فى البداية والنهاية، ٥/ ٤٥٧، وحسام الدين الهندى فى كنز العمال، ١١/ ٦٠٢، الرقم: ٣٢٩٠٤۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ١٩/ ٢٥٢، الرقم: ٦٤٦، و ابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٧٧، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٦۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على بن أبى طالب، ٥/ ٦٣٢، الرقم: ٣٧١٢، و أحمد بن حنبل ←

وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٤٤ / ٣٦۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ نَزَلَ غَدِيْرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ، فَقُمْنَ، فَقَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ. إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ تَعَالَى، وَعِتْرَتِي، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تُخْلِفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا

......في المسند، ١ / ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٧٣، الرقم: ٦٩٢٩، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ١١٩، الرقم: ٤٥٧٩، و النسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ١٣٢، الرقم: ٨٤٧٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٧٣، ٣٧٢، الرقم: ٣٢١٢١، وأبويعلى في المسند، ١ / ٢٩٣، الرقم: ٣٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨ / ١٢٨، الرقم: ٢٦٥۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٤٥، ١٣٠، الرقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٠٩، الرقم: ٤٥٧٦، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٥ / ١٦٦، الرقم: ٤٩٦٩۔

وَلِيُّهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیر خم پر قیام فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائبان لگانے کا حکم دیا، وہ لگا دیئے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہو اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے سامنے آئیں گی۔‘‘ پھر فرمایا: بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٤٥ / ٣٧۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لَأَنْ يَّكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ

الحديث رقم ٣٧: أخرجه النسائى في خصائص أمير المؤمنين على بن أبى طالب رضی اللہ عنہ: ٣٣، ٣٤، ٨٨، الرقم: ١٠، ٨٠، و الشاشى في المسند، ١ / ١٦٥، ١٦٦، الرقم: ١٠٦، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥ / ٨٨، و الهندى في كنز العمال، ١٥ / ١٦٣، الرقم: ٣٦٤٩٦۔

رَسُوْلَهُ، وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الشَّاشِيُّ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک موقع پر) فرمایا: علی میرے لیے اسی طرح ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، (وہ نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا: میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور امام شاشی نے روایت کیا ہے۔

و في رواية: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَلَا! إِنَّ اللهَ وَلِيِّي وَ أَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْهِنْدِيُّ.(۱)

اور ایک روایت میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام حسام الدین ہندی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٦ / ٣٨. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي

(۱) أخرجه الهندى في 'كنز العمال'، ١١ / ٦٠٨، الرقم: ٣٢٩٤٥، والعسقلاني في الإصابة، ٤ / ٣٢٨.

الحديث رقم ٣٨: أخرجه ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فى فضائل أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ١ / ٤٥، الرقم: ١٢١، و النسائي في الخصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ: ٣٢، ٣٣، الرقم: ٩١.

بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص ﷛ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ ﷺ کو (حضرت علی ﷛ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون ؑ، موسیٰ ؑ کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے آپ ﷺ کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے خصائص علی بن ابی طالب میں روایت کیا ہے۔

۲۴۷ / ۳۹۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ﷛، فَقَالَ: أَ لَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللَّهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت براء بن عازب ﷛ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا، آپ ﷺ نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی ﷛ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم ۳۹: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ۱ / ۸۸، الرقم: ۱۱۶.

کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس یہ (علی) ہر اس شخص کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۴۸/ ۴۰۔ عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد، امام نسائی، امام حاکم اور امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ٣٤٧، الرقم: ٢٢٩٩٥، والنسائى في السنن الكبرى، ٥/ ١٣٠، الرقم: ٨٤٦٥، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ١١٠، الرقم: ٤٥٧٨، وابن أبى شيبة فى المصنف، ١٢/ ٨٤، الرقم: ١٢١٨١۔

٢٤٩ / ٤١۔ عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ: زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رضي الله عنه وَ أَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ وَادِي خُمٍّ، فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّاهَا بِهَجِيْرٍ، قَالَ: فَخَطَبَنَا وَ ظُلِّلَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِثَوْبٍ عَلَى شَجَرَةِ سَمُرَةٍ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: أَ لَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَوْ لَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ وَالِ مَنْ وَالَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت میمون ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک وادی ...... جسے وادئ خم کہا جاتا تھا ...... میں اُترے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ فرمایا درآنحالیکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی جان سے قریب تر ہوں؟‘‘ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٤١: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٣٧٢، والبيهقی فی السنن الكبری، ٥ / ١٣١، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٥ / ١٩٥، الرقم: ٥٠٦٨۔

٢٥٠/ ٤٢. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ.

''(خود) حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے غدیر خم کے دن فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥١/ ٤٣. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ رضي الله عنه النَّاسَ فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''ابواسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن وہب کو یہ کہتے

الحديث رقم ٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٥٢، و الطبرانى في المعجم الأوسط، ٧/ ٤٤٨، الرقم: ٦٨٧٨، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٧٠٥، الرقم: ١٢٠٦، و ابن أبى عاصم في السنة: ٦٠٤، الرقم: ١٣٦٩، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٦١، ١٦٢، ١٦٣، و ابن كثير في البداية و النهاية، ٤/ ١٧١، و الهندى في كنز العمال، ١٣/ ٧٧، ١٦٨، الرقم: ٣٢٩٥٠، ٣٦٥١١، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٧.

الحديث رقم ٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٦٦، و النسائى في خصائص أمير المؤمنين على بن ابى طالب رضي الله عنه: ٩٠، الرقم: ٨٣، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٥٩٨، ٥٩٩، الرقم: ١٠٢١، و المقدسى في الأحاديث المختارة، ٢/ ١٠٥، الرقم: ٤٧٩، و البيهقى في ←

ہوئے سنا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (۵) یا چھ (۶) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٢٥٢ / ٤٤۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة: قَالَ: وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُم يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: وَ عَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ. فَأَبَوْا فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ، فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَيُّكُم يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹوں سے فرمایا: تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرے ساتھ دوستی کرے گا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، سب نے انکار کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی کروں گا،

------ السنن الكبرى، ٥ / ١٣١، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥ / ١٦٠، و الطبرى في الرياض النضرة، ٣ / ١٢٧، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٤.

الحديث رقم ٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، والحاكم في المستدرك، ٣ / ١٤٣، الرقم: ٤٦٥٢، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٦٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٩.

اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی تو دنیا وآخرت میں میرا دوست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ آپ رضی اللہ عنہ سے آگے ان میں سے ایک اور آدمی کی طرف بڑھے اور فرمایا: تم میں سے دنیا و آخرت میں میرے ساتھ کون دوستی کرے گا؟ تو اس نے بھی انکار کردیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں دوستی کروں گا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی عاصم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۵۳ / ۴۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِ عَشَرَةَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ كُتِبَ لَهُ صِيَامُ سِتِّيْنَ شَهْرًا، وَ هُوَ يَوْمُ غَدِيْرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه، فَقَالَ: أَلَسْتُ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالُوْا: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: بَخٍ بَخٍ لَکَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحج کو روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ (۶۰) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور

الحديث رقم ۴۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۲۸۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۲/ ۷۸، الرقم: ۱۲۱۶۷، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۳/ ۳۲۴، و الخطيب البغدادی في تاريخ بغداد، ۸/ ۲۹۰، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/ ۱۷۶، ۱۷۷، و ابن كثير في البداية والنهاية، ۵/ ۴۶۴، و الرازی في التفسير الكبير، ۱۱/ ۱۳۹.

یہ غدیرِ خم کا دن تھا جب حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مؤمنین کا ولی نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مبارک ہو! اے ابنِ ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔'' اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٥٤ / ٤٦۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوْرِقٍ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يُعْطِي النَّاسَ، فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالَ: فَسَكَتُّ. فَقَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قُلْتُ: مَوْلَى عَلِيٍّ، قَالَ: مَنْ عَلِيٌّ؟ فَسَكَتُّ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَ قَالَ: وَ أَنَا وَاللهِ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ أَنَّهُمْ سَمِعُوا النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُزَاحِمُ كَمْ تُعْطِي أَمْثَالَهُ؟ قَالَ: مِائَةً أَوْ مِائَتَي دِرْهَمٍ، قَالَ: أَعْطِهِ خَمْسِيْنَ دِيْنَارًا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: سِتِّيْنَ دِيْنَارًا لِوَلَايَتِهِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، ثُمَّ قَالَ: الْحَقُّ بِبَلَدِكَ فَسَيَأْتِيْكَ مِثْلُ مَا يَأْتِي نُظَرَاءَكَ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

الحديث رقم٤٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥ / ٣٦٤، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٨ / ٢٣٣، ٦٩ / ١٢٧، ابن الاثير في أسد الغابة، ٦ / ٤٢٧، ٤٢٨۔

’’حضرت یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا: مولا علی (کے خاندان سے)۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی کون ہیں؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا: ’’بخدا! میں حضرت علی بن أبي طالب رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں۔‘‘ اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیلہ کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (۱۰۰) یا دو سو (۲۰۰) درہم۔ اِس پر اُنہوں نے فرمایا: ’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قرابت کی وجہ سے انہیں پچاس (۵۰) دینار زیادہ دو، اور ابن أبي داوٗد کی روایت کے مطابق ساٹھ (۶۰) دینار اضافی دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہوکر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیلہ کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۲۵۵ / ۴۷۔ عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ، وَالِ

الحديث رقم۴۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۵/ ۱۹۲، الرقم: ۵۰۵۹، و النسائي في 'خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ: ۱۰۰، ۱۰۱، الرقم: ۹۶، و ابن كثير في البداية والنهاية، ۴/ ۱۷۰، و الهندي في كنز العمال، ۱۱/ ۶۰۹، الرقم: ۳۲۹۴۶، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۰۴، ۱۰۶.

مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ أَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’عمرو ذی مر اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٦ / ٤٨۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ في رواية طويلة: قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَنْتَقِصُونَ عَلِيًّا، مَنْ يَنْتَقِصُ عَلِيًّا فَقَدْ تَنَقَّصَنِي، وَمَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِيْنَتِي وَ خُلِقْتُ مِنْ طِيْنَةِ إِبْرَاهِيمَ، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ، ذُرِّيَةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، ...... وَ إِنَّهُ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِالصُّحْبَةِ أَ لَا بَسَطَّتَ يَدَکَ حَتَّى أُبَايِعَکَ عَلَى الإِسْلَامِ جَدِيْدًا؟ قَالَ: فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى بَايَعْتُهُ عَلَى الإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا ہو گا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦ / ١٦٣، ١٦٢، الرقم: ٦٠٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٢٨.

سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوگیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔...... وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا: یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدیدِ اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ ﷺ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔'' اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۵۷ / ۴۹۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُوْصِي مَنْ آمَنَ بِي وَ صَدَّقَنِي بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَ مَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللهَ عزوجل، وَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ عزوجل، وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ عزوجل. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا۔'' اس حدیث کو امام دیلمی، متقی ہندی، ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٢٩، الرقم: ١٧٥١، وابن عساكر في التاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٨١، ١٨٢، و الهندی في كنز العمال، ١١/ ٦١١، الرقم: ٣٢٩٥٨، الهيثمی في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٨، ١٠٩ وقال: رواه الطبراني بإسنادين.

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

٥۔ فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا رضي الله عنه فَقَدْ أَبْغَضَنِي

﴿حبِ علی رضی اللہ عنہ حبِ مصطفیٰ ﷺ اور بُغضِ علی رضی اللہ عنہ بُغضِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾

٢٥٨/ ٥٠. عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ: وَ بَرَأَ النَّسْمَةَ: إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّ لَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت زر (بن حبیش) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اگائے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا، حضور نبی امی ﷺ کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار و علي من الإيمان و علاماته، ١/ ٨٦، الرقم: ٧٨، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٦٧، الرقم: ٦٩٢٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٤٧، الرقم: ٨١٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٦٥، الرقم: ٣٢٠٦٤، وأبويعلى في المسند، ١/ ٢٥٠، الرقم: ٢٩١، و البزار في المسند، ٢/ ١٨٢، الرقم: ٥٦٠، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٩٨، الرقم: ١٣٢٥.

٢٥٩ / ٥١۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ: أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا: مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور کوئی منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس زمانے کے لوگوں میں سے ہوں جن کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٦٠ / ٥٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٦١ / ٥٣۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا

الحديث رقم ٥١: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب ٥ / ٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٦۔

الحديث رقم ٥٢: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبي طالب، ٥ / ٦٣٥، الرقم: ٣٧١٧، و أبو نعيم فی حلية الأولياء، ٦ / ٢٩٥۔

الحديث رقم ٥٣: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥ / ٦٣٥، الرقم: ٣٧١٧، و أبويعلی فی المسند، ١٢ / ٣٦٢، الرقم: ٦٩٣١ و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٣ / ٣٧٥، الرقم: ٨٨٦۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی منافق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کرسکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔‘‘ اسے امام ترمذی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۶۲ / ۵۴۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ لِي: أَ يُسَبُّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللهِ! أَوْ سُبْحَانَ اللهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے فرمایا: کیا تم لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا اللہ کی پناہ یا میں نے کہا اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے کہا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۶۳ / ۵۵۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ

الحديث رقم ٥٤: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ١٣٣، الرقم: ٨٤٧٦، أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٣٢٣، الرقم: ٢٦٧٩١، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٣٠، الرقم: ٤٦١٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣٠.

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٢١، ١٢٢، الرقم: ٤٦١٨.

فَسَبَّ عَلِيًّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللهِ، آذَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيًّا لَآذَيْتَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو ایسا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی:) ’’بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت بھیجتا ہے اور اللہ نے ان کے لئے ایک ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔‘‘ پھر فرمایا: اگر حضور نبی اکرم ﷺ (ظاہراً بھی) حیات ہوتے تو یقیناً (تو اس بات کے ذریعے) آپ ﷺ کی اذیت کا باعث بنتا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٦٤ / ٥٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيْبُکَ حَبِيْبِي، وَ حَبِيْبِي، حَبِيْبُ اللهِ وَعَدُوُّکَ عَدُوِّي، وَ عَدُوِّي، عَدُوُّ اللهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٣٨، الرقم: ٤٦٤٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ٣٢٥، الرقم: ٨٣٢٥.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور اس کیلئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۶۵ / ۵۷۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: طُوْبَى لِمَنْ أَحَبَّکَ وَصَدَّقَ فِيْکَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَكَذَّبَ فِيْکَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْيَعْلَى.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے فرماتے ہوئے سنا (اے علی) مبارکباد ہو اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور ابویعلی نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۶۶ / ۵۸۔ عَنْ سَلْمَانَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: مُحِبُّکَ مُحِبِّي، وَ مُبْغِضُکَ مُبْغِضِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ۵۷: أخرجه الحاكم فى المستدرک، ۳ / ۱۴۵، الرقم: ۴۶۵۷ وأبو يعلى فى المسند، ۳ / ۱۷۸۔۱۷۹، الرقم: ۱۶۰۲، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ۲ / ۳۳۷، الرقم: ۲۱۵۷۔

الحديث رقم ۵۸: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ۶ / ۲۳۹، الرقم: ۶۰۹۷، والبزار فى المسند، ۶ / ۴۸۸، والديلمي في مسند الفردوس، ۵ / ۳۱۶، الرقم: ۸۳۰۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۳۲۔

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٦۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه الْعِلْمِيَّةِ

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علمی مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٢٦٧/ ٥٩۔ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٦٨/ ٦٠۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ، فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ، كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ. قَالَ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علي، ٥/ ٦٣٧، الرقم: ٣٧٢٣، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/ ٦٣٤، الرقم: ١٠٨١، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ١/ ٦٤.

الحديث رقم ٦٠: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الأقضية، باب: كيف القضاء، ٣/ ٣٠١، الرقم: ٣٥٨٢، وابن ماجة في السنن، كتاب: الأحكام، باب: ذكر القضاة، ٢/ ٧٧٤، الرقم: ٢٣١٠، والنسائی في السنن الكبرى، ٥/ ١١٦، الرقم: ٨٤١٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٨٣، الرقم: ٦٣٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٨٦.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں نو عمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا بھی مجھے علم نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی عنقریب تمہارے دل کو ہدایت عطا کر دے گا اور تمہاری زبان اس پر قائم کر دے گا۔ جب بھی فریقین تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو جلدی سے فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی سنی تھی۔ یہ طریقہ کار تمہارے لیے فیصلہ کو واضح کر دے گا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی بھی فیصلہ کرنے میں شک میں نہیں پڑا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٩ / ٦١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٧٠ / ٦٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ: أَنَّ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے

الحديث رقم ٦١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٣٧، الرقم: ٤٦٣٧، و الديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٤٤، الرقم: ١٠٦۔

الحديث رقم ٦٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٤٥، الرقم: ٤٦٥٦، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢ / ٣٣٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٨ / ١٦٧۔

اہل مدینہ میں سے سب سے اچھا فیصلہ فرمانے والا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٧١ / ٦٣۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَ اللهِ، مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَ قَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَ أَيْنَ نَزَلَتْ وَ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَ لِسَانًا طَلْقًا. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے، کس جگہ اور کس پر نازل ہوئی بے شک میرے رب نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔'' اسے امام ابونعیم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١ / ٦٨، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢ / ٣٣٨۔

۷۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ رضي الله عنه

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

۲۷۲ / ٦٤۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَ إِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا. فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ. لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْئٌ. فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِإِنْسَانٍ: انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَآؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَ يَقُوْلُ: قُمْ أَبَا التُّرَابِ. قُمْ أَبَا التُّرَابِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابوحازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا، جب انہیں ابوتراب کے نام سے بلایا

الحديث رقم ٦٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المساجد، باب: نوم الرجال فى المسجد، ١/ ١٦٩، الرقم: ٤٣٠، وفى كتاب الاستئذان، باب: القائلة فى المسجد، ٥/ ٢٣١٦، الرقم: ٥٩٢٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل على بن أبى طالب، ٤/ ١٨٧٤، الرقم: ٢٤٠٩، والحاكم في المستدرك، ١/ ٢١١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/ ٤٤٦، الرقم: ٤١٣٧۔

جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے۔ راوی نے ان سے کہا: ہمیں وہ واقعہ سنایئے کہ آپ ﷺ کا نام ابوتراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس پر وہ خفا ہو کر باہر چلے گئے اور گھر پر قیلولہ بھی نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی شخص سے فرمایا: جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آ کر خبر دی کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، حضور نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابوتراب (مٹی والے)! اٹھو، اے ابوتراب اٹھو۔" یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٢٧٣ / ٦٥۔ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٦٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب علي بن أبي طالب، ٣/ ١٣٥٧، الرقم: ٣٤٩٩، و في كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤/ ١٥٤٢، الرقم: ٣٩٧٢، و في كتاب: الجهاد و السير، باب: ما قيل في لواء النبي ﷺ، ٣/ ١٠٨٦، الرقم: ٢٨١٢، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب ﷺ، ٤/ ١٨٧٢، الرقم: ٢٤٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦/ ٣٦٢، الرقم: ١٢٨٣٧.

فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ، وَمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم کی تکلیف کے باعث معرکۂ خیبر کے لیے (بوقت روانگی) مصطفوی لشکر میں شامل نہ ہوسکے۔ پس انہوں نے سوچا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہوں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے اور حضور نبی اکرم ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ شب آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا کل جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں خیبر کی فتح سے نوازے گا۔ پھر اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی توقع نہ تھی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧٤ / ٦٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٧٥ / ٦٧۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة:

الحديث رقم ٦٦: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على، ٥ / ٦٤١، الرقم: ٣٧٣٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٥۔

الحديث رقم ٦٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢۔

قَالَ وَ سَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ: فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا وَ هُوَ طَرِيقُهُ. لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی حالتِ جنابت میں بھی مسجد میں داخل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہی اس کا راستہ ہے اور اس کے علاوہ اس کے گھر کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٧٦ / ٦٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: رَسُوْلُ اللهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَ لَقَدْ أُوْتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لِأَنْ تَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: زَوَّجَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ابْنَتَهُ، وَ وَلَدَتْ لَهُ، وَ سَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے افضل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں عطا کی گئیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی مجھے مل جائے تو یہ مجھے سرخ قیمتی اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (اور وہ تین خصلتیں یہ ہیں) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نکاح اپنی صاحبزادی سے کیا جس سے ان کی اولاد ہوئی اور دوسری یہ کہ حضور نبی

الحديث رقم٦٨: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند ٢ / ٢٦، الرقم: ٤٧٩٧، وفي فضائل الصحابة، ٢ / ٥٦٧، الرقم: ٩٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٢٠.

اکرم ﷺ مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کروا دیئے مگر ان کا دروازہ مسجد میں رہا اور تیسری یہ کہ ان کو حضور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن جھنڈا عطا فرمایا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۲۷۷ / ٦٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَبُعٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ؟ وَاللهِ لَنُبِيرَنَّ عِتْرَتَهُ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوْا: إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِکَ اسْتَخْلِفْ إِذًا، قَالَ: لَا، وَلَکِنْ أَکِلُکُمْ إِلَی مَا وَکَلَکُمْ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عبد اللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو زندگی عطا فرمائی یہ داڑھی ضرور بالضرور خون سے خضاب کی جائے گی (یعنی میری داڑھی میرے سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی) راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: پس آپ ہمیں بتا دیں وہ کون ہے؟ ہم اس کی نسل مٹا دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر آپ یہ جانتے ہیں تو کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں، آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میں تمہیں وہ چیز سونپتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سونپی (یعنی باہم مشاورت سے خلیفہ مقرر کرو)۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٦٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٥٦، الرقم: ١٣٤٠، و البزار في المسند، ٣/ ٩٢، الرقم: ٨٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/ ٢١٣، الرقم: ٥٩٥.

٢٧٨ / ٧٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ في رواية طويلة: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُکِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَ أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تو راضی نہیں کہ میں نے تیرا نکاح امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٧٩ / ٧١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أُدْعُوْا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و سلم! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٨٠ / ٧٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ

الحديث رقم ٧٠: أخرجه أحمد فى المسند، ٥ / ٢٦، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠ / ٢٢٩، و الهندى فى كنز العمال، الرقم: ٣٢٩٢٤، ٣٢٩٢٥، و السيوطى فى جمع الجوامع، الرقم: ٤٢٧٣، ٤٢٧٤۔

الحديث رقم ٧١: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٣٤، الرقم: ٤٦٢٦، و أبونعيم في حلية الأولياء، ١ / ٦٣، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣١۔

الحديث رقم ٧٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٥٢، الرقم: ٤٦٨٢، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٠ / ٧٦، الرقم: ١٠٠٠٦، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ٢٩٤، الرقم: ٦٨٦٥ عن معاذ بن جبل، و أبونعيم ←

عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨١ / ٧٣۔ عَنْ هُبَيْرَةَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الآخِرُوْنَ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهِ، لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہوگئی ہے جن سے نہ تو گزشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پا سکیں گے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجتے تھے اور جبرائیل آپ کی دائیں طرف اور میکائیل آپ کی بائیں طرف ہوتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کو فتح عطا ہونے تک وہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔'' اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٢ / ٧٤۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَنَّى عَلِيًّا رضی اللہ عنہ بِأَبِي تُرَابٍ، فَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ كُنَاهُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

في حلية الأولياء، ٥ / ٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٩، و قال الهيثمي، وثقه ابن حبان و قال مستقيم الحديث.

الحديث رقم ٧٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١٩٩، الرقم: ١٧١٩، و الطبراني فى المعجم الأوسط، ٢ / ٣٣٦، الرقم: ٢١٥٥.

الحديث رقم ٧٤: أخرجه البزار فى المسند، ٤ / ٢٤٨، الرقم: ١٤١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠١.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب کی کنیت سے نوازا۔ پس یہ کنیت انہیں سب کنیتوں سے زیادہ محبوب تھی۔‘‘ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

٢٨٣ / ٧٥۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَ الْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر (اکٹھے) آئیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٤ / ٧٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى، وَ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور علی ایک ہی نسب سے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٧٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ١٣٥، الرقم: ٤٨٨٠، و الصغير، ١ / ٢٥٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣٤.

الحديث رقم ٧٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤ / ٢٦٣، الرقم: ٤١٦٥١، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ٣٠٣، الرقم: ٦٨٨٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٠.

٢٨٥ / ٧٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: السُّبَّقُ ثَلَاثَةٌ: السَّابِقُ إِلَى مُوسَى، يُوْشَعُ بْنُ نُونٍ وَ السَّابِقُ إِلَى عِيسَى، صَاحِبُ يَاسِيْنَ، وَ السَّابِقُ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبقت لے جانے والے تین ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان پر ایمان لا کر) سبقت لے جانے والے حضرت یوشع بن نون ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لیجانے والے صاحب یاسین ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سبقت لیجانے والے علی ابن ابی طالب ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٦ / ٧٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِأُمِّ سَلَمَةَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي، وَ دَمُهُ دَمِي، فَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرے لئے ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ٧٧: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ١١ / ٩٣، الرقم: ١١١٥٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٢۔

الحديث رقم ٧٨: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢ / ١٨، الرقم: ١٢٣٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١١۔

٢٨٧ / ٧٩ـ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَكِيْمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ إِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج وحی کے ذریعے مجھے علی کی تین صفات کی خبر دی یہ کہ وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کے قائد ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٢٨٨ / ٨٠ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ قَالَ: مَحَبَّةً فِي قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں اتری ہے اور فرمایا: اس سے مراد مومنین کے دلوں میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی محبت ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٩ / ٨١ـ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٧٩: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢ / ٨٨.

الحديث رقم ٨٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ٣٤٨، الرقم: ٥٥١٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٢٥.

الحديث رقم ٨١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠ / ١٥٦، رقم: ١٠٣٠٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٠٤، والمناوي في فيض القدير، ٢ / ٢١٥، و الحسيني في البيان و التعريف، ١ / ١٧٤.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کردوں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۹۰ / ۸۲۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ نَائِمٌ فِي التُّرَابِ، فَقَالَ: إِنَّ أَحَقَّ أَسْمَائِکَ أَبُوْ تُرَابٍ، أَنْتَ أَبُوْ تُرَابٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مٹی پر سو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو سب ناموں میں سے ابو تراب کا زیادہ حق دار ہے تو ابوتراب ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۹۱ / ۸۳۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا. وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ آزمودہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اٹھاتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٨٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١ / ٢٣٧، الرقم: ٧٧٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠١۔

الحديث رقم٨٣: أخرجه ابن أبي أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٧٤، الرقم: ٣٢١٣٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٧ / ٤٧٨، والعجلوني في كشف الخفاء، ١ / ٤٣٨، الرقم: ١١٦٨، وَقَالَ العجلونِي: رَوَاهُ الحَاكِمُ وَالبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢ / ١٣٧، وابن هشام في السيرة النبوية، ٤ / ٣٠٦۔

٢٩٢ / ٨٤۔ عَنْ طَلِيْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حَصَيْنٍ يَحِدُّ النَّظْرَ إِلَى عَلِيٍّ فَقِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت طلیق بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٩٣ / ٨٥۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: غَسَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ كَانَ عَلِيٌّ يَغْسِلُهُ وَيَقُوْلُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، طِبْتَ مَيِّتًا وَحَيًّا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے تو کہتے تھے: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! آپ وصال فرما کر اور زندہ رہ کر دونوں حالتوں میں پاکیزہ تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن سعد نے بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٨٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨ / ١٠٩، الرقم: ٢٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٩.

الحديث رقم ٨٥: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢ / ٢٧٧.

۲۹۴ / ۸۶۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت علی کا ذکر بھی عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۲۹۵ / ۸۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبَابَكْرٍ يُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ، أَرَاکَ تُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھا کرتے۔ پس میں نے آپ سے پوچھا: اے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرے کو تکنا بھی عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

۲۹۶ / ۸۸۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ ﷺ لِعَلِيٍّ: هَذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ ﷻ زَوَّجَکَ

الحديث رقم ۸۶: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲ / ۲۴۴، الرقم: ۳۱۵۱.

الحديث رقم ۸۷: أخرجه ابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ۴۲ / ۳۵۵، والزمخشري في مختصر كتاب الموافقة: ۱۴.

الحديث رقم ۸۸: أخرجه محب الدين أحمد الطبری فی الرياض النضرة فی مناقب العشرة، ۳ / ۱۴۶، وفی ذخائر العقبی فی مناقب ذَوِی القربی: ۷۲-۷۳.

فَاطِمَةَ، وَ أَشْهَدَ عَلَى تَزْوِيجِکَ أَرْبَعِيْنَ أَلْفَ مَلَکٍ، وَ أَوْحَى إِلَى شَجَرَةِ طُوْبَى أَنِ انْثُرِي عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوْتَ، فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوْتَ، فَابْتَدَرَتْ إِلَيْهِ الْحُوْرُ الْعِيْنُ: يَلْتَقِطْنَ مِنْ أَطْبَاقِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ، فَهُمْ يَتَهَادُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبرئیل امین علیہ السلام ہیں جو مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے۔ اور تمہارے نکاح پر (ملاء اعلیٰ میں) چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا، اور شجر ہائے طوبیٰ سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو، پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحائف دیتے رہیں گے۔“ اس کو محبّ الطبری نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ السَّادِسُ:

جَامِعُ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضي الله عنهم

﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضي الله عنهم

﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾

٢٩٧ / ١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً لَهُ، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! تَعَجُّبًا وَفَزَعًا أَ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ، حَمَلَ عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ. فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِذٰلِكَ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دوران کہ ایک شخص اپنے بیل پر بوجھ لادے ہوئے ہانک کر لے جا رہا تھا۔ بیل نے اس کی

الحديث رقم ١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: من فضائل أبی بكر الصديق رضي الله عنه، ٣ / ١٣٣٩، الرقم: ٣٤٦٣، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أبی بكر رضي الله عنه، ٤ / ١٨٥٨، الرقم: ٢٣٨٨، و الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بكر و عمر رضی الله عنهما كليهما، ٥ / ٦١٥، الرقم: ٣٦٧٧۔

طرف دیکھا اور کہنے لگا میں اِس (کام) کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لئے تخلیق کیا گیا ہوں۔ لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ کے عالم میں کہا، سبحان اللہ! بیل گفتگو کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تو اس کو سچ مانتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی اسے سچ تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: اس دوران کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں (کے ریوڑ) میں تھا، ایک بھیڑیئے نے اُن پر حملہ کر دیا اور اس ریوڑ میں سے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا چرواہے کی طرف متوجہ ہوا اور اُسے کہنے لگا: اُس دن بکری کو کون بچائے گا جس دن میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہو گا۔ (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیئے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب فتنہ کا دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کی فکر سے غافل ہو جائیں گے) لوگوں نے کہا، سبحان اللہ! پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اس واقعہ کو میں، ابوبکر اور عمر سچ تسلیم کرتے ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٨ / ٢. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيْرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُوْلُ: رَحِمَکَ اللهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَکَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْکَ، لِأَنِّي كَثِيْرًا مِمَّا كُنْتُ

الحديث رقم ٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبى ﷺ: لو كنت متخذا خليلا، ٣ / ١٣٤٥، الرقم: ٣٤٧٤، فى ٣٤٨٢، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٥٨، الرقم: ٢٣٨٩، و ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بكر الصديق، ١ / ٣٧، الرقم: ٩٨، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ٧١، الرقم: ٤٤٢٧.

أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُنْتُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’امام ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں لوگوں کے ہمراہ کھڑا تھا جنہوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لئے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی میت) کو چارپائی پر رکھا جا چکا تھا، اچانک ایک شخص میرے پیچھے سے آیا اور اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی اور فرمایا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، میں امید کرتا تھا کہ اللہ رب العزت آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا کیونکہ میں اکثر حضور نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنتا تھا کہ آپ فرماتے تھے: میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ تھے، اور میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے (فلاں کام) کیا، میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ (فلاں جگہ) گئے۔ مجھے امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔ پس میں اپنے پیچھے اُس شخص کی طرف متوجہ ہوا تو (کیا دیکھتا ہوں) وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٩ / ٣. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم٣: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/ ١٣٥٠، الرقم: ٣٤٩٠، و في كتاب: الأدب، باب: من نكت العود في الماء و الطين، ٥/ ٢٢٩٥، الرقم: ٥٨٦٢، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤/ ١٨٦٧، الرقم: ٢٤٠٣، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عمر، ٥/ ٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٤، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ٣٣٥، الرقم: ٩٦٥، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/ ٢٩٩.

فِي حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِيْنَةِ، هُوَ مُتَّكِيءٌ يَرْكُزُ بِعُوْدٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ، إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ. فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ. فَفَتَحْتُ لَهُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ. فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُوْنُ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. قَالَ: فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: وَ قُلْتُ الَّذِي قَالَ: فَقَالَ: اللَّهُمَّ، صَبْرًا. أَوِ اللهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک لکڑی سے زمین کھرچ رہے تھے، ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کہا آنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی، پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو حضور نبی اکرم ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا: دروازہ کھول دو اور آنے والے کو مصیبتوں کی بناء پر جنت کی بشارت دے دو، میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی بشارت دی اور جو کچھ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا وہ کہہ دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! صبر عطا فرما، یا کہا: اے اللہ تو ہی مستعان ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٣٠٠ / ٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم صَعِدَ أُحُدًا، وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّمَا عَلَيْکَ نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ، وَشَهِيْدَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبلِ اُحد پر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) بھی تھے، اچانک پہاڑ اُن کے باعث (جوشِ مسرت سے) جھومنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا، تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔'' اسے امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٠١ / ٥۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم؟ قَالَ: أَبُوْبَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. وَخَشِيْتُ أَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

الحديث رقم٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فضائل أبي بكر، ٣/ ١٣٤٤، الرقم: ٣٤٧٢، و الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه، ٥/ ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/ ٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٤٣، الرقم: ٨١٣٥.

الحديث رقم٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: أصحاب النبي صلی الله عليه وآله وسلم، باب: قول النبي صلی الله عليه وآله وسلم: لو كنت متخذا خليلا، ٣/ ١٣٤٢، الرقم: ٣٤٦٨، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التفضيل، ٤/ ٢٠٦، الرقم: ٤٦٢٩، و الطبراني في المعجم الأوسط، الرقم: ٨١٠.

’’حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر میں نے کہا: ان کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ تو میں نے اس خوف سے کہ اب وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے خود ہی کہہ دیا کہ پھر آپ ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے (بطور عاجزی) فرمایا: نہیں میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام مسلمان ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٠٢/ ٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہِ اقدس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو شمار نہیں کرتے تھے۔ پھر اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو، پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اُن کے بعد ہم باقی اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٠٣/ ٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي

الحديث رقم٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: مناقب عثمان ابن عفان، ٣/ ١٣٥٢، الرقم: ٣٤٩٤، وأبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: فى التفضيل، ٤/ ٢٠٦، الرقم: ٤٦٢٧.

الحديث رقم٧: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: فضل أبى بكر رضی اللہ عنہ، ٣/ ١٣٣٧، الرقم: ٣٤٥٥، ٣٤٩٤، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التفضيل، ٤/ ٢٠٦، الرقم: ٤٦٢٨.

www.MinhajBooks.com
منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنُخَيِّرُ أَبَابَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُودَاوُدَ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک زمانہ میں جب ہم صحابہ کرام ﷺ کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابوبکر ﷺ کو ترجیح دیا کرتے تھے، پھر حضرت عمر بن خطاب ﷺ کو، پھر حضرت عثمان بن عفان ﷺ کو۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٠٤ / ٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ أُحُدًا وَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَ قَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيْدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ کوہِ اُحد پر تشریف لے گئے اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان ﷺ تھے۔ ان کی موجودگی کی وجہ سے پہاڑ وجد میں آ گیا۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی،

الحديث رقم ٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٤٨، الرقم: ٣٤٨٣، و في كتاب: فضائل الصحابة، باب: لو كنت متخذاً خليلاً، ٣ / ١٣٤٤، الرقم: ٣٤٧٢، و الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان، ٥ / ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤ / ٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٢٨٠، الرقم: ٦٨٦٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٤٣، الرقم: ٨١٣٥.

ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٠٥ / ٩۔ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رضی الله عنه حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم أُحُدًا، وَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ، فَرَجَفَ، وَ قَالَ: اسْكُنْ أُحُدُ، أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ. فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہِ اُحد پر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے، تو اسے وجد آ گیا (وہ خوشی سے جھومنے لگا) پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قدم مبارک سے ٹھوکر بھی لگائی اور فرمایا: تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٠٦ / ١٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ، وَأَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ، وَ عُمَرُ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الحديث رقم٩: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ٣ / ١٣٥٣، الرقم: ٣٤٩٦، والترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه، ٥ / ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: فی الخلفاء، ٤ / ٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، و النسائی في السنن الكبرى، ٥ / ٤٣، الرقم: ٨١٣٥.

الحديث رقم١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: كم سن النبي صلی الله علیه وآله وسلم، ٤ / ١٨٢٥، الرقم: ٢٣٤٨.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ (٦٣) برس تھی، اور حضرت ابوبکر ﷺ نے وصال فرمایا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ (٦٣) برس تھی اور حضرت عمر ﷺ نے وصال فرمایا تو ان کی عمر مبارک بھی تریسٹھ (٦٣) برس تھی۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ (اس سے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ان کی اتباع وقرابتِ روحانی اور فنائیتِ باطنی ثابت ہوتی ہے)۔

٣٠٧/ ١١۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا، فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيْفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا، فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا، فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت سمرہ بن جندب ﷺ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پس حضرت ابوبکر ﷺ آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر بمشکل

الحديث رقم١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/ ١٨٦١، الرقم: ٢٣٩٢، أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: فى الخلفاء، ٤/ ٢٠٨، الرقم: ٤٦٣٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢١، الرقم: ٢٣٨٧٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥٦، الرقم: ٣٢٠٠١، و الطبراني في المعجم الكبير، ٧/ ٢٣١، الرقم: ٦٩٦٥، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٤٠، الرقم: ١١٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/ ١٨٠.

پیا۔ (مراد ان کے دور خلافت کی مشکلات ہیں)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اسے کناروں سے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ خوب شکم سیر ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر پیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے اسے کناروں سے پکڑا تو وہ ہل گیا اور اس میں سے کچھ پانی ان کے اوپر گر گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ابوداود نے روایت کیا ہے نیز مذکورہ الفاظ ابوداود کے ہیں۔

٣٠٨ / ١٢۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي، كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ. أَوْ سَاقَيْهِ. فَاسْتَأْذَنَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ. وَ هُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ.فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ. وَ هُوَ كَذَلِكَ. فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَسَوَّى ثِيَابَهُ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَ لَا أَقُوْلُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ. فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ. فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَ لَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَ لَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَ سَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ: أَلاَ أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں (بستر پر) لیٹے ہوئے تھے، اس عالم میں کہ آپ ﷺ کی دونوں مبارک پنڈلیاں کچھ ظاہر ہو رہی تھیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت دے

الحديث رقم ١٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤ / ١٨٦٦، الرقم: ٢٤٠١، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٣٣٦، الرقم: ٦٩٠٧، و أبو يعلی فی المسند، ٨ / ٢٤٠، الرقم: ٦٩٠٧، و البيهقي في السنن الكبری، ٢ / ٢٣٠، الرقم: ٣٠٥٩.

دی اور آپ ﷺ اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی، جبکہ آپ ﷺ اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے کرتے رہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے۔ محمد راوی کہتے ہیں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کا واقعہ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ کر باتیں کرتے رہے، جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے ان کا فکر و اہتمام نہیں کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تب بھی آپ نے کوئی فکر و اہتمام نہیں کیا اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص سے کیسے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٠٩ / ١٣ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَ عُثْمَانَ حَدَّثَاهُ: أَنَّ أَبَابَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ. لِأَبِي بَكْرٍ وَ هُوَ كَذٰلِكَ. فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ

الحديث رقم١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤ / ١٨٦٦-١٨٦٧، الرقم: ٢٤٠٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٧١، الرقم: ٥١٤، و أبو يعلى في المسند، ٨ / ٢٤٢، الرقم: ٤٨١٨، و الطبراني في المعجم الكبير، ٦ / ٦١، الرقم: ٥٥١٥، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٢٣١، الرقم: ٣٠٦٠، و البزار في المسند، ٢ / ١٧، الرقم: ٣٥٥، و البخاري في الأدب المفرد، ١ / ٢١٠، الرقم: ٦٠٠.

انْصَرَفَ، قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ: اجْمَعِي عَلَيْکِ ثِيَابَکِ، فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَمْ أَرَکَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَکْرٍ وَ عُمَرَ رضي الله عنهما کَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ؟! قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَ إِنِّي خَشِيْتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْکَ الْحَالِ، أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کی اور آپ ﷺ بستر پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے انہیں اسی حالت میں اجازت دے دی اور ان کی حاجت پوری فرما دی۔ وہ چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے ان کو بھی اسی حالت میں آنے کی اجازت دے دی۔ وہ بھی اپنی حاجت پوری کر کے چلے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنے کپڑے درست کر لو، پھر میں اپنی حاجت پوری کر کے چلا گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اس قدر اہتمام نہ فرمایا۔ جس قدر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان ایک کثیر الحیاء مرد ہے اور مجھے خدشہ تھا کہ اگر میں نے ان کو اسی حال میں آنے کی اجازت دے دی تو وہ مجھ سے اپنی حاجت نہیں بیان کر سکے گا۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

....

٣١٠/ ١٤۔ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ. وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَلاَ يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ، وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی مجلس میں تشریف لایا کرتے۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنھم) بیٹھے ہوتے اور ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کی طرف نظریں اُٹھا کر نہیں دیکھتا تھا سوائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔ پس یہ دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھا کرتے تھے اور حضور نبی اکرم ﷺ ان دونوں کی طرف دیکھا کرتے۔ وہ دونوں آپ ﷺ کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے اور آپ ﷺ ان دونوں کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا کرتے تھے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب أبي بكر و عمر رضى الله عنهما كليهما، ٥/ ٦١٢، الرقم: ٣٦٦٨، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ١٥٠، الرقم: ١٢٥٣٨، و الحاكم فى المستدرك، ١/ ٢٠٩، الرقم: ٤١٨، و عبد بن حميد فى المسند، ١/ ٣٨٨، الرقم: ١٢٩٨۔

٣١١/ ١٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ، وَ أَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لئے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔‘‘ اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣١٢/ ١٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ: هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم١٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب أبى بكر و عمر رضى الله عنهما كليهما، ٥/ ٦١٦، الرقم: ٣٦٨٠، و الحاكم فى المستدرك، ٢/ ٢٩٠، الرقم: ٣٠٤٧۔

الحديث رقم١٦: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب أبى بكر و عمر رضى الله عنهما كليهما، ٥/ ٦١٣، الرقم: ٣٦٧١، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٧٣، الرقم: ٤٤٣٢۔

٣١٣/ ١٧۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ مِنْهُمْ وَ أَنْعِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعلیٰ اور بلند درجات والوں کو نچلے درجات والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے افق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اُن (بلند درجات والوں) میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں''۔ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣١٤/ ١٨۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ: هَذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت

الحديث رقم١٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر الصديق، ٥/ ٦٠٧، الرقم:٣٦٥٨، وابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بكر الصديق، ١/ ٣٧، الرقم: ٩٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٩٣، الرقم: ١١٩٠٠، وأبويعلى فى المسند، ٢/ ٤٠٠، الرقم: ١١٧٨، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/ ٣٤٨، الرقم: ٣١٩٢٥۔

الحديث رقم١٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر و عمر كليهما، ٥/ ٦١٠، الرقم: ٣٦٦٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٨٠، الرقم: ٦٠٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٧/ ٦٨، الرقم: ٦٨٧٣، و فى المعجم الصغير، ٢/ ١٧٣، الرقم: ٩٧٦۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣١٥ / ١٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثُمَّ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُوْبَكْرٍ وَ أَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ وَ أَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ ...... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اللہ کے احکامات کے معاملے میں سب سے زیادہ شدت والے عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ مضبوط عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣١٦ / ٢٠۔ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيْكُمْ؟ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ١٩: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب معاذ بن جبل، ٥/ ٦٦٤، الرقم: ٣٧٩٠، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/ ٥٥، الرقم: ١٥٤، والنسائى في السنن الكبرى، ٥/ ٦٧، الرقم: ٨٢٤٢، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٤٧٧، الرقم: ٥٧٨٤.

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبى بكر الصديق، ٥/ ٦١٠، الرقم: ٣٦٦٣، وابن ماجة في السنن، ←

’’حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک میں (اپنے آپ) نہیں جانتا کہ کتنی مدت تمہارے درمیان رہوں گا۔ پس تم میرے بعد اِن لوگوں کی پیروی کرنا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣١٧ / ٢١۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: مَا أَظُنُّ رَجُلاً يَنْتَقِصُ أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں یہ خیال نہیں کرتا کہ جو شخص حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرتا ہے وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حدیث حسن کہا ہے۔

٣١٨ / ٢٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا أَوَّلُ مَنْ

......المقدمة، باب: فى القدر، ١ / ٣٧، الرقم: ٩٧، وأحمد في المسند، ٥ / ٣٨٥، الرقم: ٢٣٣٢٤، وابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٣٢٨، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٧ / ٤٣٣، الرقم:

الحديث رقم ٢١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب عمر، ٥ / ٦١٨، الرقم: ٣٦٨٥.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب عمر، ٥ / ٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٢، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٣٢٤، الرقم: ٦٨٩٩، و الحاكم فى المستدرك، ٢ / ٥٠٥، الرقم: ٤٧٣٢، ٣ / ٧٢، الرقم: ٤٤٢٩، و الهيثمي في موارد الظمآن، ١ / ٥٣٩، الرقم: ٢١٩٤.

تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِي، ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ. حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس کے لئے زمین کو کھولا جائے گا وہ میں ہوں پھر ابوبکر کے لئے اور پھر عمر کے لئے پھر اہل بقیع کی باری آئے گی اور ان کو میرے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین شریفین کے درمیان لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣١٩/ ٢٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَنَّ أَبَابَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَنِيْطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ، وَ نِيْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ. قَالَ: جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم٢٣: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/ ٢٠٨، الرقم: ٤٦٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٥٥، الرقم: ١٤٨٦٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٤٣، الرقم: ٦٩١٣، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٠٩، الرقم: ٤٥٥١، و في ٣/ ٧٥، الرقم: ٤٤٣٨، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٣٧، الرقم: ١١٣٤۔

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات ایک نیک آدمی کو خواب دکھایا گیا کہ ابوبکر کو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منسلک کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس سے اٹھے تو ہم نے کہا: اس نیک آدمی سے مراد تو خود حضور نبی اکرم ﷺ ہی ہیں۔ رہا بعض کا بعض سے منسلک ہونا تو وہ ان کا اس ذمہ داری کو سنبھالنا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٢٠ / ٢٤۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ رضي الله عنهم. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے ایام میں کہا کرتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت میں سے افضل ترین ابوبکر پھر عمر اور پھر عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٣٢١ / ٢٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: خَيْرُ

الحديث رقم ٢٤: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: فى التفضيل، ٤ / ٢٠٦، الرقم: ٤٦٢٨، وابن أبى عاصم فى السنة، ٢ / ١٥٤٠، والخلال في السنة، ٢ / ٣٨٦، الرقم: ٥٤٩، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ١٠ / ١٣٨.

الحديث رقم ٢٥: أخرجه ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ←

النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَبُوْبَكْرٍ، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، عُمَرُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت عبد اللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعدسب سے افضل حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٢٢ / ٢٦۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَيْنَما نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتٍ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ: فِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِيَنْهَضْ كُلُّ رَجُلٍ إِلَى كُفْئِهِ. وَ نَهَضَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُثْمَانَ، فَاعْتَنَقَهُ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الْأَخِرَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْ يَعْلَى.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مہاجرین کے ایک گروہ میں ایک گھر میں تھے اور اس گروہ میں حضرت

---

١ / ٣٩، الرقم: ١٠٦، وأبونعيم فى حلية الأولياء، ٧ / ١٩٩، ٢٠٠، و الخطيب فى تاريخ بغداد، ٥ / ٢١٣، الرقم: ٣٦٨٦.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٠٤، الرقم: ٤٥٣٦، و أبو يعلى في المسند، ٤ / ٤٤، الرقم: ٢٠٥١، وأحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ١: ٥٢٤، الرقم: ٨٦٨، و المناوي في فيض القدير، ٤ / ٣٠٢.

ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی تھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ ہر آدمی اپنے کفو کی طرف کھڑا ہوجائے اور خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عثمان کی طرف کھڑے ہوگئے اور انہیں اپنے گلے لگایا اور فرمایا: اے عثمان تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور امام ابویعلی نے روایت کیا اور امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۲۳/ ۲۷۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ إِلَى الْآفَاقِ رِجَالاً يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ كَمَا بَعَثَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ الْحَوَارِيِّيْنَ قِيْلَ لَهُ: فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَّ عُمَرَ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَا غِنَى بِي عَنْهُمَا، إِنَّهُمَا مِنَ الدِّيْنِ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمام آفاق (آس پاس کے علاقہ جات) میں کچھ لوگ بھیجوں جو لوگوں کو سنن و فرائض سکھائیں، جس طرح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حواریوں کو بھیجا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا (حضرت) ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اِن دونوں کے سوا میرے لئے کوئی چارہ نہیں، یقیناً یہ دونوں دین میں سمع و بصر (کان اور آنکھ) کا درجہ رکھتے ہیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۲۴/ ۲۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ

الحديث رقم ۲۷: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۱/ ۷۸، الرقم: ۴۴۴۸.

الحديث رقم۲۸: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/ ۱۴۶، الرقم: ۴۶۶۱، ←

النَّبِيِّ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ فَذَبَحتْ لَنَا شَاةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ رضي الله عنه ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اللَّهُمَّ، إِنْ شِئْتَ فَاجْعَلْهُ عَلِيًّا، قَالَ: فَدَخَلَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک صحابیہ کے گھر گئے، اس نے ہمارے لیے بکری ذبح کی (وہاں) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ابھی یہاں) اہل جنت میں سے ایک شخص داخل ہو گا، پس تھوڑی دیر بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ابھی) اہل جنت میں سے ایک اور شخص داخل ہوگا پس تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ابھی) اہل جنت میں سے ایک اور شخص تمہارے پاس آئے گا (آپ نے یہ دعا بھی فرمائی) اے اللہ! اگر تیری رضا ہے تو آنے والا علی رضی اللہ عنہ ہو، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور امام احمد نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٢٥ / ٢٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيٌّ

.... وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٣٣١، الرقم: ١٤٥٩٠، والطيالسی فی المسند، ١ / ٢٣٤، الرقم: ١٦٧٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٨ / ٤١، الرقم: ٧٨٩٧، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٥١، الرقم: ٣١٩٥٢۔

الحديث رقم٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٤، الرقم: ٤٦٢٦، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٤٩، الرقم: ٣١٩٣٦، و أبويعلى فی المسند، ١٠ / ١٦١، الرقم: ٥٧٨٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٢ / ٣٤٥، الرقم: ١٣٣٠١۔

وَأَصْحَابُهُ مُتَوَافِرُوْنَ: أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ ثُمَّ نَسْكُتُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُوْيَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ میں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافی تعداد میں تھے ہم اس طرح شمار کیا کرتے تھے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر خاموش ہو جاتے تھے۔'' اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢٦ / ٣٠۔ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سے بہتر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، امام احمد اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢٧ / ٣١۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ مَعْرِفَةُ فَضْلِهِمَا مِنَ السُّنَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی محبت اور ان کے فضائل کی معرفت سنت ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥١، الرقم: ٣١٩٥٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١١٠، الرقم: ٨٨٠، و الطبراني في المعجم الأوسط، ١ / ٢٩٨، الرقم: ٩٩٢.

الحديث رقم ٣١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٤٩، الرقم: ٣١٩٣٧.

٣٢٨ / ٣٢۔ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ يُّؤَمَّرُ بَعْدَکَ؟ قَالَ: إِنْ تُؤَمِّرُوْا أَبَابَکْرٍ تَجِدُوْهُ أَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا أَمِيْنًا، لَا يَخَافُ فِي اللهِ تَعَالَی لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِکُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد کسے امیر بنایا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو تم اُنہیں امانت دار، دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والا اور آخرت میں رغبت رکھنے والا پاؤ گے اور اگر عمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں ایسا قوی اور امین پاؤ گے جسے اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی خوف نہیں ہے اور اگر تم علی رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو انہیں ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٢٩ / ٣٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم ذَاتَ غَدَاةٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَالَ: رَأَيْتُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ کَأَنِّي أُعْطِيْتُ

الحديث رقم٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ١٠٨، الرقم: ٨٥٩، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ٧٣، الرقم: ٤٤٣٤، والبزار فی المسند، ٣ / ٣٣، الرقم:٧٨٣، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٢ / ٨٦، الرقم: ٤٦٣۔

الحديث رقم ٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٧٦، الرقم: ٥٤٦٩، و ابن أبی شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٢، الرقم: ٣١٩٦٠، و في، ٦ / ١٧٦، الرقم: ٣٠٤٨٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٥٨۔

الْمَقَالِيْدَ وَالْمَوَازِيْنَ. فَأَمَّا الْمَقَالِيْدُ فَهَذِهِ الْمَفَاتِيْحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِيْنُ، فَهِيَ الَّتِي تَزِنُوْنَ بِهَا، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُ. ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ، ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَوُزِنَ بِهِمْ، ثُمَّ رُفِعَتْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سورج طلوع ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: میں نے فجر سے تھوڑا پہلے خواب میں دیکھا گویا مجھے چابیاں اور ترازو عطاء کیے گئے۔ مقالید تو یہ چابیاں ہیں اور ترازو وہ ہیں جن کے ساتھ تم وزن کرتے ہو۔ پس مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں پھر وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر ابو بکر صدیق کو لایا گیا پس ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا پھر وہ پلڑا اٹھا لیا گیا۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٣٠ / ٣٤۔ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ بَيْنَ فَخِذَيْهِ، فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه احمد بن حنبل فى المسند، ٦/ ٢٨٨، الرقم: ٢٦٥١٠، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٣/ ٢٠٥، و عبد بن حميد فى المسند، ١/ ٤٤٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ٨١۔

نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ، جَاءَ عَلِيٌّ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ وَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَى هَيْئَتِهِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَتَجَلَّلَ ثَوْبَهُ ثُمَّ، أَذِنَ لَهُ، فَتَحَدَّثُوْا سَاعَةً، ثُمَّ خَرَجُوْا. وَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَخَلَ عَلَيْکَ أَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ عَلِيٌّ وَ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِکَ، وَ أَنْتَ عَلَى هَيْئَتِکَ لَمْ تَتَحَرَّکْ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ تَجَلَّلْتَ ثَوْبَکَ؟ فَقَالَ: أَلاَ أَسْتَحْيِ مِمَّنْ تَسْتَحْيِ مِنْهُ الْمَلاَئِکَةُ؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا (اوپر لپیٹنے کا) کپڑا اپنی مبارک رانوں پر رکھ لیا، اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر آنے کے لئے اجازت طلب کی پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اندر آنے کی اجازت عنایت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اسی حالت میں رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی حالت میں رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ صحابہ آئے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اسی حالت میں تشریف فرما رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اپنے جسم اقدس کو کپڑے سے ڈھانپ لیا پھر انہیں اجازت عنایت فرمائی۔ پھر وہ صحابہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر باہر چلے گئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کی خدمت اقدس میں ابو بکر، عمر، علی اور دوسرے صحابہ کرام حاضر ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیک وسلم اپنی پہلی ہیئت میں تشریف فرما رہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیک وسلم نے اپنے جسم اقدس کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ لیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیاء نہ

کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں؟'' اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٣١ / ٣٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَصْبَحُ قُرَيْشٍ وَجُوْهًا، وَأَحْسَنُهَا أَخْلَاقًا، وَأَثْبَتُهَا حَيَاءً، إِنْ حَدَّثُوْکَ لَمْ يَكْذِبُوْکَ، وَإِنْ حَدَّثْتَهُمْ لَمْ يُكَذِّبُوْکَ: أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ﷺ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: قریش میں سے تین افراد ایسے ہیں جو سب سے زیادہ روشن چہرے والے، سب سے زیادہ حسنِ اخلاق کے حامل اور حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ ثابت قدم ہیں۔ اگر وہ تمہارے ساتھ بات کریں تو جھوٹ نہیں بولیں گے اور اگر تم اُن کے ساتھ بات کرو گے تو تمہیں نہیں جھٹلائیں گے، وہ حضرت ابوبکر، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت عثمان بن عفان ﷺ ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی اور امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٣٣٢ / ٣٦۔ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت حذیفہ ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١ / ٥٦، الرقم: ١٦، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ١ / ٥٦۔

الحديث رقم٣٦: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٤ / ١٤٠، الرقم: ٣٨١٦، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٨ / ١٥٣، وأبونعيم فى حلية الأولياء، ٩ / ١٠٩۔

تم میرے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیروی اور اقتداء کرنا۔‘‘ اس حدیث کو طبرانی، بیہقی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٣٣٣ / ٣٧۔ عَنْ عَصْمَةَ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِإِبِلٍ لَهُ فَلَقِيَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاشْتَرَاهَا مِنْهُ، فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَکَ قَالَ: قَدِمْتُ بِإِبِلٍ فَاشْتَرَاهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ فَنَقَدَکَ قَالَ: لَا وَ لَكِنْ بِعْتُهَا مِنْهُ بِتَأْخِيرٍ فَقَالَ عَلِيٌّ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ حَدَثَ بِکَ حَدَثٌ مَنْ يَقْضِيْنِي مَالِي؟ وَ انْظُرْ مَا يَقُوْلُ لَکَ، فَارْجِعْ إِلَيَّ حَتَّى تُعَلِّمَنِي، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ حَدَثَ بِکَ حَدَثٌ فَمَنْ يَقْضِيْنِي قَالَ: أَبُوْبَكْرٍ فَأَعْلَمَ عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ اسْأَلْهُ إِنْ حَدَثَ بِأَبِي بَكْرٍ حَدَثٌ فَمَنْ يَقْضِيْنِي فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ فَجَاءَ فَأَعْلَمَ عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ فَسَلْهُ: إِذَا مَاتَ عُمَرُ فَمَنْ يَقْضِيْنِي؟ فَجَاءَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَيْحَکَ إِذَا مَاتَ عُمَرُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے اعرابیوں میں سے ایک اعرابی اونٹ لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے وہ اونٹ خرید لیا، پس اس کے بعد وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملا تو انہوں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس لئے آیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں ایک اونٹ لے کر آیا تھا جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے خرید لیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا تو نے نقد رقم کے

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧ / ١٨٠، الرقم: ٤٧٨، والحسيني في البيان و التعريف، ٢ / ٢٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥ / ١٧٩، و المناوي في فيض القدير، ٦ / ٣٦٦.

بدلے میں اس کو فروخت کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ میں نے اسے ادھار رقم پر فروخت کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم اگر آپ کو کچھ ہو جائے تو میرا مال مجھے کون دے گا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو جواب دیں وہ واپس آ کر مجھے بتانا۔ وہ شخص واپس گیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ ہو جائے تو میری رقم مجھے کون دے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر، وہ شخص واپس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب بتایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرو کہ اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کچھ ہو جائے تو پھر کون مجھ کو میرا مال دے گا پس اس شخص نے واپس جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر، وہ شخص واپس آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب بتایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر پوچھو کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو جائیں تو پھر کون مجھ کو میرا مال دے گا، اس نے جا کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھے کیا ہو گیا ہے جب عمر فوت ہو جائے تو پھر تم بھی مرنے کی استطاعت رکھتے ہو تو مر جانا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٣٤ / ٣٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَرْحَمُ أُمَّتِي أَبُوْبَكْرٍ، وَ أَشَدُّهُمْ فِي اللهِ عُمَرُ، وَ أَكْرَمُ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَ أَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہیں اور اللہ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور سب سے حیادار عثمان بن عفان ہیں اور سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٣٨: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤١ / ٦٤۔